09

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۹

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّاعلیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
جلد۔۲۰	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۴
جلد۔۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	۲۵
جلد۔۲۲	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	۲۶
جلد۔۲۳	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	۲۷
جلد۔۲۴	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	۲۸
جلد۔۲۵	اصحاب سبت کے حالات	۲۹
جلد۔۲۶	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	۳۰
جلد۔۲۷	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	۳۱
جلد۔۲۸	ہاروت وماروت کے حالات	۳۲
جلد۔۲۹	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	۳۲
جلد۔۳۰	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	۳۳
جلد۔۳۱	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	۳۴
جلد۔۳۲	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	۳۵
جلد۔۳۳	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	۳۶
جلد۔۳۴	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	۳۷
جلد۔۳۵	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	۳۸
جلد۔۳۶	اصحاب اخدود کے حالات	۳۹
جلد۔۳۷	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	۴۰
جلد۔۳۸	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	۴۱
جلد۔۳۹	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	۴۲
جلد۔۴۰	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	۴۳
جلد۔۴۱	بعض بادشاہان زمین کے حالات	۴۴
جلد۔۴۲	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	۴۵

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ۧ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ۖۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۖۚ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۖۚ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۖۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖۗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات

حضرت ابراہیمؑ کے واقعات کو بیان کرنے سے پہلے کچھ باتوں کی واضحات کرنا ضروری ہے کہ آزر ابراہیمؑ کا باپ تھا اور یہی عامہ میں مشہور بھی ہے لیکن علمائے شیعہ میں یہ مشہور ہے بلکہ اجماع ہے کہ آزر ابراہیمؑ کا باپ نہ تھا بلکہ ان کے والد تارخ تھے اور وہ مسلمان تھے اور اکابر علماء کے ایک گروہ نے علمائے امامیہ کے اجماع کا دعوٰے اس پر کیا ہے اور بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں کہ آدمؑ سے حضرت رسولؐ اکرم تک تمام انبیاء و مرسلین کے باپ مسلمان تھے اور سب کے سب انبیاء و اوصیا تھے۔ اور چونکہ ابراہیمؑ آنحضرتؐ کے جدّ بزرگ تھے، لہٰذا اُن کے والد کو بھی مسلمان ہونا چاہیئے۔ ارباب نسب کا بھی اسی پر اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ کے والد تارّخ تھے۔ لہٰذا قرآن مجید اور اکثر حدیثوں میں جو آزر کو باپ کہا گیا ہے وُہ مجاز کے طور پر ہے کیونکہ وہ آنحضرتؑ کا چچا تھا۔ اور عرب میں یہ رواج ہے کہ چچا کو باپ کہتے ہیں اور تارّخ کی وفات کے بعد اُن کی والدہ سے عقد کیا ہو اور آنحضرتؑ کی تربیت کی ہو، اسی سبب سے اس کو باپ کہا گیا ہے۔ اور بعض حدیثیں جو قابل تاویل نہیں ہیں ممکن ہے کہ وُہ تقیہ پر محمول ہوں۔ دُوسرے یہ کہ حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے قصّہ میں فرمایا ہے۔ جس کا مضمون حدیث کے موافق یہ ہے کہ جب اُن کی قوم نے عید گاہ جانا چاہا ابراہیمؑ نے ستاروں پر نظر کی اور کہا میں بیمار ہوں اور اُن لوگوں کے ساتھ نہ گئے، اور پھر ان بتوں کو توڑا۔ یہ کلام کس وجہ سے تھا۔ آیا سچ تھا یا جُھوٹ۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرتؑ کو باری کا بخار عارض ہوتا تھا اس لئے ستاروں پر نظر کر کے کہا کہ یہ میری توبہ کا وقت ہے مجھے بخار آئے گا اور میں باہر نہیں آسکوں گا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ چونکہ

ترجمہ، اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ﴿۲۶﴾ ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا ﴿۲۷﴾ اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں ﴿۲۸﴾ الزخرف

وُہ لوگ منجّم تھے، حضرت ابراہیمؑ نے بھی اُن کے طریقہ کے موافق ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں، یا واقعہ یا بر سبیل مصلحت و عذر فرمایا اور ایسا کلام جو خلاف واقع ہوتا ہے بر سبیل مصلحت کہا جاتا ہے۔ توریہ کے طور پر اُس میں صحیح بات کا ارادہ ہوتا ہے۔ وُہ جُھوٹ نہیں ہوتا اور جائز ہے۔ بلکہ بہت سے مقامات پر اپنے نفس یا اپنے مال یا اپنی غرض یا دُوسری معقول ضرورت کی حفاظت کے لئے واجب ہوتا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آنحضرتؑ نے جب ستاروں پر نظر کی جو صانع کی وحدت و صفات کمالیہ کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو دیکھا کہ ستاروں اور بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو فرمایا کہ میرا دل بیمار ہے اور اپنی قوم کی ضلالت سے مجھے اندوہ و غم ہے اور بہت سی معتبر حدیثوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام مصلحت کے سبب سے تھا جس کی وجہ مذکور ہُوئی یا یہ ہو کہ حضرتؑ نے توریہ فرمایا جس کے ظاہری مفہوم کی وجہ سے لوگوں نے معنٰی نہ سمجھا اور آنحضرتؑ کی واقعی غرض صحیح تھی۔ چنانچہ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت صادقؑ سے پُوچھا کہ ابراہیمؑ نے کس طرح کہا کہ میں بیمار ہوں؟ فرمایا کہ وُہ بیمار نہ تھے اور آپؑ نے جُھوٹ بھی نہیں کہا۔ اُن کی غرض یہ تھی کہ میں اپنے دین میں بیمار ہوں اور دین حق کی تلاش کرتا ہوں یا اس کا علاج طلب کرتا ہوں تاکہ دین باطل کو زائل کردوں۔ اور دُوسری روایت میں وارد ہُوا ہے۔ یعنی میں بیمار ہوں اور جو شخص کہ مرنے کی حالت میں مجبُور ہے وُہ

ترجمہ، اور ان ہی کے پیرووں میں ابراہیم تھے ﴿۸۳﴾ جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے ﴿۸۴﴾ جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ ﴿۸۵﴾ کیوں جھوٹ (بنا کر) خدا کے سوا اور معبودوں کے طالب ہو؟ ﴿۸۶﴾ بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ﴿۸۷﴾ تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی ﴿۸۸﴾ اور کہا میں تو بیمار ہوں ﴿۸۹﴾ تب وہ ان سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے ﴿۹۰﴾ پھر ابراہیم ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ ﴿۹۱﴾ تمہیں کیا ہوا ہے تم بولتے نہیں؟ ﴿۹۲﴾ پھر ان کو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا ﴿۹۳﴾ تو وہ لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے ﴿۹۴﴾ انہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو؟ ﴿۹۵﴾ حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اس (بقیہ اگلے صفحے پر)

بیماری کی حالت میں بھی مجبور ہوتا ہے۔ اور دُوسری روایت میں ہے کہ حضرتؑ نے جب نجوم میں اُس علم کے ذریعہ سے جو خدا نے آپؑ کو عطا فرمایا تھا نظر کی اور واقعہ کربلا اور شہادت امام حسینؑ سے مطلع ہُوئے فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ یعنی میرا دل غمگیں و بیمار ہے اس واقعہ کے لئے۔ تیسرے یہ کہ جب ثابت ہو چکا کہ پیغمبران خدا ابتدائے عمُر سے آخر عمر تک معصوم ہیں تو جس وقت کہ آپؑ نے زہرہ و مشتری اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھا کہ اُن کی قوم اُن کی پرستش کرتی تھی تو فرمایا "ھذا ربی" یہ میرا پروردگار ہے۔ اور یہ بات بظاہر کفر ہے۔ یہ قول کیا معنٰی رکھتا ہے۔ اس شبہہ کا چند طریقہ پر جواب ہو سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ یہ ایسی بات ہوتی ہے جو اپنے نفس سے غور و خوض کے موقع پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ کوئی شخص کسی مسلہ میں غور کرتا ہے۔ تو ایک شق کو سامنے رکھ کر خیال کرتا ہے کہ اگر ایسا ہو گا تو پھر ایسا ہو گا اور اس کے بعد فکر کرتا ہے جس سے اُس کا صحیح اور باطل ہونا ظاہر ہو جاتا ہے اور حضرت صادقؑ کی حدیث اس کی تائید کرتی ہے کہ لوگوں نے آپؑ سے دریافت کیا کہ کیا ابراہیمؑ خدا کے ہوا (ستاروں کو) ھذا ربی کہنے سے (معاذاللہ) کافر ہو گئے فرمایا کہ اگر آج کوئی شخص ایسی بات کہے تو کافر ہو جائے گا۔ لیکن ابراہیمؑ سے شرک نہیں ہُوا کیوں کہ وُہ اپنے پروردگار کی تلاش میں تھے یعنی دُوسروں کو سمجھنا چاہتے تھے۔ اور دُوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ ابراہیمؑ کے سوا کوئی شخص اگر دین حق کی جستجو اور فکر میں ایسی بات کہے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے ﴿۹۶﴾ وہ کہنے لگے کہ اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اس کو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو ﴿۹۷﴾ غرض انہوں نے ان کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہم نے ان ہی کو زیر کر دیا ﴿۹۸﴾ اور ابراہیم بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا ﴿۹۹﴾ اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) ﴿۱۰۰﴾ تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی ﴿۱۰۱﴾ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پایئے گا ﴿۱۰۲﴾ جب دونوں نے حکم مان لیا اور (بقیہ اگلے صفحے پر)

تو وہ ابراہیمؑ کے ایسا ہے۔ اور اس وجہ پر بہت سی حدیثیں ولالت کرتی ہیں۔ وجہ دوم یہ کہ یہ ایسی بات تھی جس سے بظاہر تصدیق کا خیال ہوتا ہے لیکن مراد فرض اور تقدیر سے تھی اور حضرتؑ نے مصلحت کی بنا پر ایسا فرمایا تھا۔ کیوں کہ اگر پہلے ہی انکار کر دیتے تو قوم آپؑ سے متنفّر ہو جاتی اور آپؑ کی حجت قبول نہ کرتی۔ اس لئے ابتداء میں اُن سے موافقت کی اور یہ بات فرمائی۔ غرض یہ تھی کہ اگر فرض کرلوں کہ میرا پروردگار یہ ہے تو ہو سکتا ہے اس کے بعد استدلال کیا کہ نہیں ہو سکتا اور اُن پر حجّت تمام کی اور اس کی وجہ حضرت صادقؑ کی وُہ حدیث ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا وہ کلام دراصل ابراہیمؑ کا نہ تھا بلکہ دُوسرے جو کہتے تھے ان کی نقل تھی۔ وجہ سوم یہ کہ آپؑ کا یہ قول سوال کے طریقہ پر تھا اور سوال یا حقیقتہ کسی چیز کے دریافت کرنے کے لئے ہوتا ہے یا کبھی انکار کے طریقہ پر۔ یعنی کیا تم کہتے ہو کہ یہ میرا پروردگار ہے جیسا کہ معتبر سند کے ساتھ منقول ہے کہ مامون نے امام رضاؑ سے اسی آیت کی تفسیر دریافت کی فرمایا کہ اُس وقت تین جماعت تھی۔ ایک زہرہ کی پرستش کرتی تھی، ایک ماہتاب کی اور ایک آفتاب کی۔ جس وقت ابراہیمؑ غار سے باہر آئے تھے جس میں کہ آپؑ کو ولادت کے وقت سے پوشیدہ رکھا تھا۔ رات کی تاریکی پھیل گئی تھی۔ آپؑ نے زہرہ کو دیکھا تو اقرار و تصدیق کی بنا پر نہیں بلکہ انکار کے طور پر فرمایا کہ یہ میرا پروردگار ہے۔ جب ستارہ غروب ہو گیا کہا میں غروب ہونے والوں کو دوست نہیں رکھتا کیوں کہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا ﴿۱۰۳﴾ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم ﴿۱۰۴﴾ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا ﴿۱۰۷﴾ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۰۸﴾ کہ ابراہیم پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ اور ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے) ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں۔ اور ان دونوں اولاد کی میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں ﴿۱۱۳﴾

پوشیدہ ہونا اور غروب ہونا حادث کی صفت ہے قدیم واجب الوجود ب الذات کی صفت نہیں ہے۔ پھر نورانی چاند کو طالع دیکھا تو انکار و خبر دینے کے طریقہ سے کہا کہ یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وُہ بھی غروب ہو گیا تو فرمایا اگر میرا پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو یقیناً میں گمراہ ہو جاتا۔ امامؑ نے فرمایا یعنی اگر خدا میری ہدایت نہ کرتا تو میں گمراہوں کی جماعت سے ہو جاتا۔ پھر جب صبح ہُوئی اور آفتاب طلوع ہُوا، انکار کے طور پر اور آگاہ کرنے کے طریقہ سے اور خبر دینے اور اقرار کرنے کے سوال کے طریقہ سے فرمایا کہ یہ میرا پروردگار ہے۔ یہ زہرہ اور چاند سے بڑا ہے، جب آفتاب غروب ہو گیا تینوں گردہوں سے جو زہرہ چاند اور آفتاب کی پرستش کرتے تھے فرمایا کہ اے میری قوم والو جو کچھ تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو، میں اُس سے بیزار ہوں۔ میں نے تو اپنا مُنہ جان اور دل اُس خدا کی طرف کر لیا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کو عدم سے وجود میں لایا میں خدا کے لئے خالص اور تمام باطل دینوں سے متنفر ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ ممکن ہے ابراہیمؑ کی غرض جو کچھ آپؑ نے پہلے کہا اس سے یہ ہو کہ ان بے دینوں پر ان کے دین کا باطل ہونا ظاہر ہو جائے اور آپؑ ان پر یہ ثابت کر دیں کہ اُس چیز کا پُوجنا سزاوار اور مناسب نہیں جو زہرہ، ماہتاب اور آفتاب کے ایسی صفت رکھتی ہو، بلکہ اُس کی پرستش کرنا چاہیے جس نے ان سب کو آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ حجّت جو آپؑ نے اپنی قوم پر تمام کی ان حجتوں میں سے تھی جن کو خدا نے آپؑ کو الہام فرمایا تھا۔ جیسا کہ خدا نے اس قصّہ کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ وُہ حجّت ہے جو میں نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم پر عطا کی۔ مامون نے کہا یا بن رسُولؐ اللہ خدا آپؑ کو جزائے خیر دے کہ آپؑ نے میرے دل کی گرہ کھول دی۔

ترجمہ، اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو کیا معبود بناتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو ﴿۷۴﴾ اور ہم اس طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں ﴿۷۵﴾ (یعنی) جب رات نے ان کو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا (تو آسمان میں) ایک ستارا نظر پڑا۔ کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ (بقیہ اگلے صفحے پر)

منقول ہے کہ آزر پدر ابراہیمؑ کنعان کا بیٹا تھا جو نمرود کا منجم تھا اور نمرود بغیر اُس کی رائے کے کوئی کام نہیں کرتا تھا اس لئے ایک رات ستاروں پر نظر کی اور نمرود سے کہا کہ حساب نجوم سے مجھ کو معلوم ہُوا ہے کہ اس زمانہ میں ایک مرد پیدا ہو گا جو اس دین کو باطل کرے گا اور لوگوں کو دُوسرے دین پر بُلائے گا۔ نمرود نے کہا کس شہر میں پیدا ہو گا؟ اُس نے کہا اسی شہر میں۔ نمرود کا محل کوثاریا میں تھا جو کوفہ کے موضعات میں سے ایک موضع ہے۔ نمرود نے پُوچھا کہ کیا وُہ شخص پیدا ہو چکا ہے؟ آزر نے کہا نہیں۔ تو نمرود نے کہا کہ مناسب ہے کہ مردوں اور عورتوں میں جُدائی ڈلوا دوں۔ پھر اُس نے حکم دے دیا کہ مردوں سے عورتوں کو جُدا کر دیا جائے۔ لیکن ابراہیمؑ کی ماں حاملہ ہُوئیں اور ان کا حمل ظاہر نہ ہُوا ، اور خدا نے ان کے حمل کو بجائے شکم کے ان کی پشت میں قرار دیا۔ جب ولادت کا زمانہ قریب آیا آپ کی ماں نے آزر سے کہا کہ مجھ کو کوئی بیماری ہے یا حیض شروع ہُوا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سے علیٰحدہ رہوں۔ اس زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ حیض یا مرض کی حالت میں عورتیں شوہروں سے الگ رہتی تھیں۔ غرض وُہ گھر سے نکل کر ایک غار میں چلی گئیں اور آپؑ وہیں پیدا ہُوئے۔ آپؑ کا کوثاریا میں پیدا ہوئے تھے جو کوفہ کے مقامات میں تھا۔ آپؑ کے باپ بھی وہیں کے رہنے والے تھے۔ آپؑ کی ماں اور لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں تھیں یعنی سارہ اور ورقہ ، یہ دونوں لاحج کی بیٹیاں تھیں جو عذاب الٰہی سے ڈرانے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، مجھے غائب ہو جانے والے پسند نہیں ﴿۷۶﴾ پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں ﴿۷۷﴾ پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے یہ سب سے بڑا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو! جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ﴿۷۸﴾ میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ﴿۷۹﴾ اور ان کی قوم ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے خدا کے بارے میں (کیا) بحث کرتے ہو اس نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے۔ اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک بناتے (بقیہ اگلے صفحے پر)

والے پیغمبر تھے لیکن رُسول نہ تھے۔آپؑ کی پیدائش ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ، غروب آفتاب سے شب ہونے کے قریب ہوئی۔جب آپؑ پیدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر ملا اور کئی بار "اشھد ان لاالہ الا اللہ" فرمایا اور کپڑے لے کر پہن لیا اور آپؑ اُن پیغمبروں میں سے ہیں جو ختنہ شدہ پیدا ہُوئے، (آپؑ وُہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو ختنہ کرنے کا حکم دیا اور آپؑ ہی وُہ پہلے شخص تھے جس نے پہلی بار پیر میں نعلین پہنی)۔الغرض اس عجیب حال کے مشاہدہ سے ان کی ماں پر سخت خوف طاری ہوا تو انہوں نے آپؑ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر وہیں چھوڑا اور غار کے دروازے کو پتھر سے بند کر دیا اور اپنے گھر واپس آیئں۔ خداوند قادر و حکیم نے ابراہیمؑ کے لئے ان کے انگوٹھے میں دُودھ پیدا کر دیا وُہ اُسے چوسا کرتے تھے۔ کبھی کبھی اُن کی ماں اُن کے پاس آتی رہتی تھیں۔ نمرود نے ہر حاملہ عورت پر قابلہ مقرر کر رکھا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہو اُس کو مار ڈالیں۔ لہٰذا ابراہیمؑ کی والدہ نے مارے جانے کے خوف سے ان کو غار میں پوشیدہ کر دیا تھا۔ ابراہیمؑ کشادہ سینہ اور بلند پیشانی رکھتے تھے اور آپؑ کا قد ایک روز میں اس قدر بڑھتا تھا جس قدر دُوسرے بچّے ایک ماہ میں بڑھتے ہیں یہاں تک کہ غار ہی میں آپ تیرہ سال کے ہُوئے۔ایک مرتبہ جب آپ کی والدہ آپ کو دیکھنے گیئں اور وہاں سے واپس ہونا چاہا تو ابراہیمؑ نے اُن کو پکڑ لیا اور کہا مادر گرامی مجھ کو بھی باہر لے چلیئے۔انہوں نے کہا کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جائے گا کہ تم

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ہو میں ان سے نہیں ڈرتا۔ہاں جو میرا پروردگار چاہے۔میرا پروردگار اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کیا تم خیال نہیں کرتے۔ ﴿۸۰﴾ بھلا میں ان چیزوں سے جن کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو کیونکر ڈروں جب کہ تم اس سے نہیں ڈرتے کہ خدا کے ساتھ شریک بناتے ہو جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔اب دونوں فریق میں سے کون سا فریق امن (اور جمعیت خاطر) کا مستحق ہے۔اگر سمجھ رکھتے ہو (تو بتاؤ) ﴿۸۱﴾ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے امن (اور جمعیت 2 خاطر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں ﴿۸۲﴾ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے ﴿۸۳﴾

سورۃ الأنعام

اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہو تو تم کو مار ڈالے گا۔ جب ابراہیمؑ کی ماں چلی گیئں تو ابراہیمؑ خود غار سے باہر آئے اُس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور ستارہ زہرہ چمک رہا تھا۔ حضرتؑ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کیا یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وُہ غروب ہو گیا کہا اگر یہ میرا خدا ہوتا، تو حرکت نہ کرتا اور غائب نہ ہوتا۔ میں غروب ہونے والوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی ان ہستیوں کو جو غائب ہو جاتی ہیں۔ پھر مشرق سے جب چاند طلوع ہُوا حضرت ابراہیمؑ نے کہا کیا یہ میرا خدا ہے۔ یہ زہرہ سے بُہت بڑا ہے۔ جب اُس میں حرکت ہُوئی اور وُہ بھی زائل ہو گیا تو کہا اگر میرا پروردگار میری حفاظت نہ کرتا تو یقیناً میں گمراہ ہوتا۔ پھر جب صبح ہُوئی اور آفتاب طلوع ہُوا اور اس کی شعاعوں سے عالم کو روشن کردیا۔ ابراہیمؑ نے کہا یہ سب سے بڑا اور سب سے بہتر ہے کیا یہ میرا خدا ہے۔ جب وُہ بھی متحرک ہُوا اور زائل ہو گیا تو حق تعالٰی نے آسمانوں کو کھول دیا۔ ابراہیمؑ نے عرش اور جو کچھ اُس پر ہے سب دیکھا اور خدا نے ملکوت آسمان و زمین بھی دکھائے۔ ابراہیمؑ ابتدائے طفولیت سے ہی عذاب الٰہی سے ڈرانے والے تھے جس پر حق تعالٰی نے تمام انسانوں کو خلق فرمایا ہے یہاں تک کہ خدا نے اپنے دین کی جانب اُن کی ہدایت فرمائی اور ان کو برگزیدہ فرمایا۔ حضرت ابراہیمؑ پندرہ سال کے تھے کہ حصول عبرت کے ساتھ خدا کے معرفت پر مطلع ہو گئے اور ان کی دلیلوں نے خدا پر ایمان کے جاننے کا احاطہ کر لیا۔ الغرض آپؑ کی ماں آپؑ کو ایک روز اپنے ساتھ لے گیئں اور اپنے لڑکوں کے ساتھ ان کو چھوڑ دیا۔ جب آزر گھر میں آیا اور اس نے جناب ابراہیمؑ کو دیکھا تو پُوچھا یہ کون ہے جو اس سلطنت میں زندہ بچ گیا حالانکہ بادشاہ تمام لوگوں کے بچّوں کو

ترجمہ، بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجیئے (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ﴿۲۵۸﴾ سورۃ البقرۃ

مارے ڈالتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تیرا لڑکا ہے فلاں وقت پیدا ہُوا تھا جب کہ میں تجھ سے علیحدہ ہو گئی تھی۔ آزر نے کہا افسوس ہے تجھ پر۔ اگر بادشاہ کو یہ خبر ہو گئی اُس کی نگاہوں میں میری کچھ عزّت نہ رہے گی۔ آزر نمرود کا وزیر اور صاحب اختیار تھا اُس کے اور تمام لوگوں کے واسطے بھی بُت بناتا تھا اور اپنے لڑکوں کو بیچنے کے لئے دیتا تھا۔ تبخانہ اُس کے قبضہ میں تھا۔ ابراہیمؑ کی ماں نے کہا تجھ کو کوئی خطرہ نہیں اگر بادشاہ مطلع نہ ہُوا میرا فرزند میرے پاس زندہ و موجود ہی رہے گا۔ اگر اُس کو خبر ہو گئی تو میں جواب دے دوں گی۔ جب کبھی آزر ابراہیمؑ کی جانب نگاہ کرتا اُس کا دل آپؑ کی محبت سے لبریز ہو جاتا۔ پھر اُن کو بھی فروخت کرنے کے لئے بُت دینے لگا جس طرح کہ اُن کے بھائیوں کو دیتا تھا۔ ابراہیمؑ بُت لے کر اُس کی گردن میں رسّی باندھتے اور زمین پر کھینچتے ہوئے کہتے کہ کون ایسی چیز کا خریدار ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ اور اُس کے بال پکڑ کر پانی میں ڈبوتے اور کہتے کہ پی لو اور کچھ باتیں کرو۔ یہ سب باتیں آپؑ کے بھائیوں نے آزر سے بیان کیں۔ اُس سے ابراہیمؑ کو بُلا کر منع کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہُوا۔

ترجمہ، اور ہم نے ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے ہدایت دی تھی اور ہم ان کے حال سے واقف تھے ﴿۵۱﴾ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا یہ کیا مورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (و قائم) ہو؟ ﴿۵۲﴾ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے دیکھا ہے ﴿۵۳﴾ (ابراہیم نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے ﴿۵۴﴾ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو؟ ﴿۵۵﴾ (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں ﴿۵۶﴾ اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا ﴿۵۷﴾ پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا) تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں ﴿۵۸﴾ کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ وہ تو کوئی ظالم ہے ﴿۵۹﴾ لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اس کو ابراہیم کہتے ہیں ﴿۶۰﴾ وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ گواہ رہیں ﴿۶۱﴾ (جب ابراہیم آئے تو) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیم بھلا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے؟ ﴿۶۲﴾ (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ ان کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہوگا)۔ اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہے مجھ کو دیکھے اور فرمایا کہ میں سب سے پہلے قیامت میں بُلایا جاؤں گا اور عرش کی داہنی جانب جا کر کھڑا ہوں گا۔ بہشت کا ایک سبز حلہ مجھے پہنایا جائیگا پھر میرے پدر ابراہیمؑ اور میرے بھائی علیؑ طلب کئے جائیں گے اور عرش کی داہنی طرف اس سایہ میں کھڑے ہوں گے اور بہشت کے سبز حلے ان کو بھی پہنائیں گے پھر عرش کے سامنے سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے محمدؐ کیا اچھے تمہارے باپ ابراہیمؑ ہیں اور علیؑ کیا اچھا بھائی ہیں۔ اور جب رسُولؐ خدا شب معراج ایک مرد پیر کی طرف گزرے جو ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس کے گرد بہت سے اطفال موجود تھے حضرت نے جبرئیلؑ سے پُوچھا کہ یہ مرد پیر کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ آپ کے پدر ابراہیمؑ ہیں۔ پُوچھا یہ بچّے کون ہیں جو ان کے چاروں طرف ہیں کہا یہ مومنوں کے بچّے ہیں جن کو موت آچکی ہے۔ حضرتؑ کے پاس پہنچا دیئے گئے ہیں آنحضرتؑ ان کو غذا دیتے ہیں اور ان کی تربیت کرتے ہیں۔ جب ابراہیمؑ خلیل کو ملکوت آسمان میں بلند کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو ملکوت آسمان و زمین کی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، پوچھ لو ﴿۶۳﴾ انہوں نے اپنے دل غور کیا تو آپس میں کہنے لگے بے شک تم ہی بے انصاف ہو ﴿۶۴﴾ پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اس پر بھی ابراہیم سے کہنے لگے کہ) تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں ﴿۶۵﴾ (ابراہیم نے) کہا پھر تم خدا کو چھوڑ کر کیوں ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکیں اور نقصان پہنچا سکیں؟ ﴿۶۶﴾ تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ان پر بھی کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ﴿۶۷﴾ (تب وہ) کہنے لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ﴿۶۸﴾ ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا) ﴿۶۹﴾ اور ان لوگوں نے برا تو ان کا چاہا تھا مگر ہم نے ان ہی کو نقصان میں ڈال دیا ﴿۷۰﴾ اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾

سورۃ الأنبياء

اس لئے سیر کرائی کہ وُہ صاحب یقین تھے خدا نے ان کی آنکھوں کو قوی کیا جب کہ اُن کو آسمان پر بلند کیا اور اُن کے لئے زمین کے حجابات کو ہٹا دیا تو انہوں نے زمین اور اُس کی ظاہر و پوشیدہ تمام چیزوں کو دیکھا اور آسمانوں کو دیکھا اور جو کچھ اس میں تھا اور فرشتوں کو جو آسمانوں کے حامل ہیں مشاہدہ فرمایا اور عرش و کرسُی کو اور اُن تمام چیزوں کو دیکھا جو اُن پر تھیں۔ ابراہیمؑ نے ایک مرد و عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے نفرین کی کہ وُہ ہلاک ہو جائیں لہٰذا وُہ دُونوں ہلاک ہو گئے۔ پھر دو آمیوں کو اسی حال میں دیکھا اور بددُعا کی وُہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پھر ایک مرد و زن کر اسی طرح دیکھا پھر بددُعا کی وُہ بھی ہلاک ہو گئے۔ چوتھی مرتبہ پھر ایک جوڑے کو اسی گناہ میں مُبتلا دیکھا اور چاہا کہ بددُعا کریں کہ حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ اے ابراہیمؑ اپنی بددُعا کو میرے بندوں اور کنیزوں سے روکے رکھو بتحقیق کہ میں بخشنے والا مہربان اور جبّار و بُردبار ہوں۔ میرے بندوں کے گناہ مجھ کو ضرر نہیں پہنچاتے جس طرح کہ اُن کی عبادت فائدہ نہیں پہنچاتی اور میں اُن کی سزاو تربیت اس طرح نہیں کرتا کہ جلد اپنے غضب سے اُن کا تدارک کرلوں جس طرح کہ تم کرتے ہو۔ لہٰذا اپنی دُعا میرے بندوں سے باز رکھو۔ بتحقیق کہ تم میرے بندوں کو میرے عذاب سے ڈرانے والے ہو۔ میری بادشاہی میں شریک نہیں ہو نہ میرے بندوں پر حافظ و نگہبان اور شاہد ہو۔ میں اپنے بندوں کے ساتھ تین طریقوں میں سے ایک اختیار کرتا ہوں۔ یا تو وُہ توبہ کرتے ہیں اور میں اُن کی توبہ قبول کرتا ہوں اور اُن کے گناہوں کو بخش دیتا ہوں اور اُن کے عیبوں کو پوشیدہ کر دیتا ہوں یا یہ کہ اپنے عذاب کو اُن سے روک دیتا ہوں اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ اُن کے صلب سے چند مومن پیدا ہونے والے ہیں۔ لہٰذا کافر ماں باپ پر رحم و مہربانی کرتا ہوں اور

ترجمہ، کیا ان کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں والے۔ ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے لے کر آئے۔ اور خدا تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے

﴿۷۰﴾ سورۃ التوبۃ

عذاب کو اُن سے رفع کر دیتا ہوں۔ جب مومنین اُن کے صلبوں اور رحموں سے باہر آجاتے ہیں اور علیٰحدہ ہو جاتے ہیں تو اُن پر میرا عذاب واجب ہو جاتا ہے۔ پھر میری بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اگر ان کے صلبوں اور رحموں میں مومنین نہیں ہوتے اور نہ وُہ توبہ ہی کرتے ہیں تو میں نے جو عذاب اُن کے لئے آخرت میں مہیّا کر رکھا ہے وُہ اس سے زیادہ سخت ہے۔ جو تم ان کے واسطے دُنیا میں چاہتے ہو کیونکہ میرے بندوں کے لئے میرا عذاب میرے جلال و بزرگی کے موافق ہے۔ لہٰذا مجھ کو میرے بندوں کے ساتھ چھوڑ دو اور دخل نہ دو کیونکہ میں اُن پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور متحمل جبار اور دانا حکیم ہوں۔ اپنے علم سے تدبرّ کرتا ہوں اور اُن میں قضا و قدر کو جاری کرتا ہوں۔ پھر ابراہیمؑ نے دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک مرِدار پڑا ہے اُس کا بعض حصّہ پانی میں ہے اور بعض حصّہ خشکی میں ہے۔ دریا کے جانور اُس حصّہ کو کھاتے ہیں جو حصّہ پانی میں ہے اور جب واپس جاتے ہیں تو اُن میں سے بعض جانور اُن بعض کو کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح صحرائی درندے آتے ہیں اور اس کو کھا کر جب واپس جاتے ہیں تو ان میں سے بعض درندے بعض کو کھا جاتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے یہ دیکھ کر تعجّب کیا اور اپنے پروردگار سے عرض کی کہ کیوں کر تُو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ یہ چند گروہ ہیں جن میں سے بعض دُوسرے کو کھاتے ہیں ان حیوانات کے اجزا کس طرح آپس سے جُدا ہوتے ہیں۔ خدا نے اُن پر وحی کی کہ کیا تم ایمان نہیں رکھتے ہو اس پر کہ میں مرِدہ کو زندہ کروں گا۔ عرض کی ہاں ایمان تو رکھتا ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ یعنی میں چاہتا ہوں کہ دیکھ لوں جس طرح تمام چیزوں کو دیکھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

ترجمہ، اور جب ابراہیم نے (خدا سے) کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) باور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ لیکن (میں دیکھنا) اس لئے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کرلے۔ خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑوا کر اپنے پاس منگالو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرادو) پھر ان کا ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوادو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان رکھو کہ خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔

چار طائروں کو لو اور ریزہ ریزہ کرو۔ پھر ہر ایک کے اجزا کو آپس میں ایک دُوسرے سے مخلوط کردو جس طرح اس مرِدار کے اجزا ان حیوانوں کے بدن میں ہیں۔ اور درندے جو ایک دُوسرے کو کھا کر مخلوط ہو گئے ہیں۔ پھر دس پہاڑوں پر ایک ایک جزو رکھو اور اُن کے نام لے کر پکارو۔ وُہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آئیں گے۔ اور سمجھ رکھو کہ خدا عزیز و حکیم ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اُس پر غالب اور اُس کے تمام کام حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔ بس میرے نام بزرگ سے اُن کو بلاؤ اور اُن کو میری عظمت و جلال کی قسم دو۔ حضرتؑ نے ایسا ہی کیا اور چار طائر کو پکڑا جو طیور مرغ ، کبوتر، طاؤس اور زاغ صحرائی تھے۔ حضرتؑ نے اُن پرندوں کا ریزہ ریزہ کیا اور پھر ان کے ذرّوں کو باہم مخلوص و ممزوج کر دیا پھر پہاڑوں پر ایک ایک جزو رکھا اور ان پرندوں کی چونچیں اپنی انگلیوں میں پکڑ لیں اور اپنے پاس دانہ اور پانی رکھ لیا پھر اُن پرندوں کا نام لے کر اُن کو آواز دی تو ان حیوانوں کے بعض اجزاء بعض کی طرف اُڑے اور اُن کے بدن دُرست ہوئے اور ہر بدن اپنی گردن اور سر سے آ کر متصل ہو گئے، یہاں تک کہ اُن کے پر پُورے طور پر تیار ہو گئے اور ہر ایک ابراہیمؑ کے پاس اُڑ کر آیا اور اپنے سر سے ملنے لگا۔ ابراہیمؑ دوسرے کا سر اُس کے نزدیک لاتے تھے لیکن گھوم کر وُہ اپنے ہی سر سے متصل ہوتا تھا۔ ابراہیمؑ نے اُن کی منقاریں چھوڑ دیں تو وُہ پرندے اُڑے زمین پر بیٹھے اور اس دانہ میں سے چنا اور پانی میں سے پیا اور کہا، اے پیغمبرؑ خدا آپ نے مجھ کو زندہ کیا خدا آپ کو زندہ رکھے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا نہیں بلکہ خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر چیز سے چار باتیں اختیار کی ہیں۔ پیغمبروں میں سے شمشیر زنی و جہاد کے لئے ابراہیمؑ و داؤدؑ و موسیٰؑ کو اختیار کیا ہے اور مجھ کو خانہ آبادیوں کے لئے جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ خدا نے آدمؑ و نوحؑ و آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا۔ اسی طرح

ترجمہ، اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی ﴿٤٣﴾ اور مدین کے رہنے والے بھی۔ اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر ان کو پکڑ لیا۔ تو (دیکھ لو) کہ میرا عذاب کیسا (سخت) تھا ﴿٤٤﴾ سورة الحج

ابراہیمؑ پہلے انسان ہیں جنہوں نے مہمانی کی اور لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ آپؑ مہمانوں کے باپ تھے یعنی مہمانوں کو بہت دوست رکھتے تھے۔ جب کوئی مہمان آپؑ کے پاس نہ ہوتا تھا تو آپؑ تلاش کرتے تھے۔ ایک روز گھر کے دروازوں کو بند کر کے مہمانوں کی تلاش میں باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے ایک شخص کو بصُورت مرد مکان میں دیکھا فرمایا، اے بندۂ خدا کس کی اجازت سے اس گھر میں داخل ہوئے ہو؟ اس نے تین مرتبہ کہا کہ اس مکان کے پروردگار کی اجازت سے۔ ابراہیمؑ نے سمجھا کہ وُہ جبرئیلؑ ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بجالائے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ تمہارے پروردگار نے مجھ کو اپنے ایک بندہ کے پاس بھیجا ہے جس کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ حضرتؑ نے کہا کہ بتاؤ وُہ کون ہے تا کہ میں زندگی بھر اس کی خدمت کروں۔ جبرئیلؑ نے کہا تم ہی وُہ ہو۔ پُوچھا مجھ کو خلیل کیوں قرار دیا ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا اس لئے کہ تم نے کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کیا اور تم نے کسی کے سوال کو رد نہیں کیا۔ آپؑ کی مہمان داری اس قدر تھی کہ جب ملائکہ رسُول بن کر آپؑ کے پاس قوم لوط کو ہلاک کرنے آئے تو اُس وقت آپؑ نے اُن ملائکہ کے لئے گائے کے بچے کا بُھنا ہُوا گوشت پیش کیا تو اُن فرشتوں نے کہا جب تک اس کی قیمت نہ بتلایئے گے ہم نہیں کھائیں گے، فرمایا کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور فارغ ہو کر الحمد اللہ کہو گے تو یہی اس کی قیمت ہے۔ جبرئیلؑ نے اپنے ماتحت چار فرشتوں سے کہا کہ سزاوار ہے کہ خدا ان کو اپنا خلیل قرار دے۔ اور جب اُن کی ڈاڑھی میں سفید بال پیدا ہوئے تو اُنہوں نے خدا سے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ کیونکہ آپؑ سے پہلے لوگوں کی داڑھی سفید نہیں ہوتی تھی۔ خدا نے وحی کی کہ یہ وقار ہے دُنیا میں اور نور ہے آخرت میں۔ اور آپؑ سے پہلے لوگ بے خبر مر جاتے تھے لیکن جب آپؑ

ترجمہ، اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے نافرمان ہیں ﴿۳۱﴾ ابراہیم نے کہا کہ اس میں تو لوط بھی ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں (رہتے) ہیں ہمیں سب معلوم ہیں۔ ہم اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بچالیں گے بجز اُن کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی ﴿۳۲﴾
سورۃ العنکبوت

کا زمانہ آیا تو آپؑ نے پروردگار سے دُعا کی کہ موت کے لئے کوئی علّت قرار دے جس سے میّت کو ثواب ہو اور صاحب مصیبت کے لئے تسکین کا باعث ہو۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے پہلے ذات الجنب اور سرسام کو بھیجا اور اس کے بعد دُوسری بیماریاں پیدا کیں۔ حضرت ابراہیمؑ ہی وہ پہلے شخص تھے جن کے لئے بالو (ریت) کو آٹا بنایا گیا جس وقت وُہ مصر میں اپنے ایک دوست کے پاس کچھ اناج قرض لینے گئے لیکن وُہ مکان پر موجود نہ تھا تو آپؑ کو یہ پسند نہ آیا کہ اپنے بار برداری کے جانوروں کو خالی واپس لے جائیں تو تھیلوں کو بالو سے بھر لیا۔ جب اپنے مکان پر پہنچے تو چار پایوں کو جناب سارہ کے سپُرد کیا اور خود خجالت کے سبب سے مکان میں نہ گئے اور ایک جگہ جا کر سو رہے۔ جناب سارہ نے تھیلوں کو کھولا اس میں اتنا بہتر آٹا تھا کہ اُس سے عمدہ آٹا نہیں ہو سکتا۔ حضرت سارہ اُس آٹے کی روٹیاں پکا کر حضرتؑ کے پاس لائیں۔ ابراہیمؑ نے پُوچھا کہ یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟ کہا اُسی آٹے کی ہیں جو آپؑ نے اپنے مصری دوست سے لائے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جس نے مجھے یہ آٹا دیا ہے یقیناً میرا دوست ہے لیکن وہ خلیل مصری نہیں ہے اس سبب سے خدا نے اُن کو اپنا خلیل قرار دیا۔ اسی روایت کو ایک جگہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیمؑ بہت ضیافت کرنے والے تھے۔ ایک روز کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور گھر میں کوئی چیز نہ تھی۔ حضرتؑ نے سوچا کہ اگر سقف خانہ کی لکڑی نکال کر تجّار کے ہاتھ بیچتا ہون تو وُہ اُس سے بُت تراشے گا۔ آخر مہمانوں کو تو ضیافت خانہ میں ٹھہرایا اور خود ایک تھیلا لے کر صحرا میں گئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہُوئے تو تھیلا نہ پایا۔ سمجھے کہ خدا نے ان کے لئے سامان مہیّا کر دیا ہے اور واپس مکان پر

ترجمہ، اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا۔ ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ (ابراہیم) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ﴿۶۹﴾ جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔ (فرشتوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجیے، ہم قوم لوط کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾ اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی، ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی ﴿۷۱﴾ اس نے کہا اے ہے (بقیہ اگلے صفحے پر)

آئے تو بی بی سارہؑ کو دیکھا کہ کچھ پکا رہی ہیں، پُوچھا کہ یہ چیزیں کہاں سے تم کو ملیں؟ کہا یہ وُہی ہیں جو کسی مرد کے ہاتھ آپؑ نے بھیجی ہیں، (دراصل خدا نے جبرئیلؑ کو مامور کیا کہ جہاں ابراہیمؑ نے نماز ادا کی ہے وہاں کا بالو تھیلے میں بھر لیں اور ان پتھروں کو بھی جو پڑے ہوئے ہیں رکھ لیں، اور سارہ کے پاس پہنچادیں) جبرئیلؑ نے تعمیل کی۔ حق تعالیٰ نے بالو کو صاف اور بھوسی دُور کیا ہُوا باجرہ اور گول پتھروں کو شلغم اور لانبے پتھروں کو گاجر بنا دیا۔ غرض ابراہیمؑ خدا کا شکر د حمد بجالائے اور وہ بعام نوش فرمایا۔ اسی لئے روایت ہے کہ جب بھی کوئی شخص سفر پر جائے اور واپس آئے تو اپنے اہل وعیال کے لئے جو کچھ میسّر ہو ضرور لائے خواہ پتھر ہی ہو کیونکہ یہ ابراہیمؑ کی سُنّت ہے۔ واضح ہو کہ حق تعالیٰ نے چند مقام پر قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ خدا نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اور خلیل اُس دوست اور محب کو کہتے ہیں جو کسی طرح دوستی کی شرطوں میں خلل نہ واقع ہونے دے۔ اس بارے میں کہ خدا نے ان کو اپنا خلیل بنایا، بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ خدا نے ابراہیمؑ کو اپنا بندہ قرار دیا قبل اس کے کہ اُن کو اپنا پیغمبر قرار دے اور پیغمبر قرار دیا قبل اس کے کہ رسُول بنایا قبل اس کے کہ امام بنائے۔ جب تمام عہدے اُن کو عطا کر چکا تو فرمایا کہ میں نے تم کو لوگوں کا امام بنایا۔ چونکہ ابراہیمؑ کی نگاہوں میں یہ مرتبہ بہت عظیم معلوم ہُوا، عرض کی کہ میری ذریّت میں سے بھی امام تو نے بنایا ہے؟ خدا نے فرمایا کہ میرا عہد امانت و خلافت ظالموں تک نہ پہنچے گا۔ ابراہیمؑ کو خلیل اس لئے بنایا کہ وُہ شب میں اس وقت نماز پڑھتے تھے جبکہ لوگ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، میرے بچہ ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے ﴿۷۲﴾ انہوں نے کہا کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ وہ سزاوار تعریف اور بزرگوار ہے ﴿۷۳﴾ جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کو خوشخبری بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے ﴿۷۴﴾ بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے، نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے ﴿۷۵﴾ اے ابراہیم اس بات کو جانے دو۔ تمہارے پروردگار کا حکم آپہنچا ہے۔ اور ان لوگوں پر عذاب آنے والا ہے جو کبھی نہیں ٹلنے کا ﴿۷۶﴾

خواب راحت میں ہوتے تھے اور انہوں نے زمین پر بہت سجدے کیے اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر بہت صلوات بھیجے، اس کے علاوہ کسی شخص نے اُن سے سوال نہیں کیا جیسا کہ آگ میں ڈالتے وقت جبرئیلؑ نے ان سے ہوا میں کیا جسے آپؑ نے ردّ کر دیا اور خود آپؑ نے خدا کے سوا کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

منقول ہے کہ ایک روز ابراہیمؑ گھر سے نکلے اور شہروں میں گھومنے پھرنے لگے تا کہ خدا کی مخلوقات سے عبرت حاصل کریں اور گھُومتے گھُومتے ایک بیابان میں پہنچے وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ کھڑا ہُوا نماز پڑھ رہا ہے اُس کی آواز آسمان تک بلند ہے اور اُس کا لباس جسم سے لپٹا ہُوا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اُس کے قریب کھڑے ہو کر تعجّت سے اُس کی نماز دیکھنے لگے پھر آپؑ بیٹھ گئے اور انتظار کرتے رہے تا کہ وُہ نماز سے فارغ ہو۔ جب بہت زیادہ دیر ہُوئی اُس کو اپنے ہاتھ سے حرکت دی اور کہا کہ میں تجھ سے ایک حاجت رکھتا ہوں اپنی نماز مختصر کر۔ اُس نے نماز ختم کی اور ابراہیمؑ سے مخاطب ہُوا۔ حضرتؑ نے پُوچھا تُو کس کی نماز پڑھتا تھا؟ کہا ابراہیمؑ کے خدا کے لئے۔ پُوچھا ابراہیمؑ کا خدا کون ہے؟ اُس نے کہا وُہ جس نے تجھ کو اور مجھ کو خلق کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا تمہارا طریقہ مجھے پسند آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کو خدا کی خوشنودی کے لئے بھائی بنالوں۔ بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے؟ تا کہ جب کبھی چاہوں تم سے ملاقات کر سکوں۔ اُس نے کہا تم وہاں نہیں پہنچ

ترجمہ، اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سنادو ﴿۵۱﴾ جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کہا۔ (انہوں نے) کہا کہ ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے ﴿۵۲﴾ (مہمانوں نے) کہا کہ ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں ﴿۵۳﴾ بولے کہ جب مجھے بڑھاپے نے آ پکڑا تو تم خوشخبری دینے لگے۔ اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو ﴿۵۴﴾ (انہوں نے) کہا ہم آپ کو سچی خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ ہوئیے ﴿۵۵﴾ (ابراہیم نے) کہا کہ خدا کی رحمت سے (میں مایوس کیوں ہونے لگا اس سے) مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے ﴿۵۶﴾ پھر کہنے لگے کہ فرشتو! تمہیں (اور) کیا کام ہے ﴿۵۷﴾ (انہوں نے) کہا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ اس کو عذاب کریں) ﴿۵۸﴾ سورۃ الحجر

سکتے اس لئے کہ درمیان میں ایک دریا حائل ہے جس کو تم عبور نہیں کر سکتے۔ ابراہیمؑ نے کہا تم کس طرح عبور کرتے ہو اُس نے کہا میں پانی پر چلتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا جس نے تمہارے لئے پانی کو مسخر کیا ہے شاید میرے لئے بھی کردے۔ اُٹھو ہم دونوں چلیں اور آج رات تمہارے ساتھ ایک منزل میں گزاریں۔ غرض وُہ دونوں چلے۔ جب پانی کے قریب پہنچے اس مرد نے بسم اللہ کہا اور پانی پر روانہ ہُوا۔ ابراہیمؑ نے بھی بسم اللہ کہا اور پانی پر چلے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص متعجّب ہُوا۔ جب اس کے جائے قیام پر پہنچے۔ ابراہیمؑ نے پُوچھا کہ تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے؟ اُس نے کہا تمام سال اس درخت کا میوہ جمع کرتا ہوں یہی میرا ذریعہ معاش ہے۔ ابراہیمؑ نے پُوچھا تمام دنوں میں سخت ترین روز کون ہے؟ کہا جس روز خدا تمام خلائق کے اعمال کا اُن کا بدلہ دیگا۔ ابراہیمؑ نے کہا اچّھا آؤ دُعا کریں کہ خدا ہم کو اُس روز کے شر سے محفوظ رکھے اور دُوسری روایت میں ہے کہ ابراہیمؑ نے کہا، تم دُعا کرو میں آمین کہوں یا میں دُعا کروں تم آمین کہو۔ اُس نے کہا کس واسطے ابراہیمؑ نے کہا مومن گناہ گاروں کے لئے۔ عابد نے انکار کیا۔ پُوچھا کیوں؟ عابد نے کہا اس لئے کہ تین سال سے دُعا کر رہا ہوں اب تک مستجاب نہیں ہُوئی۔ اب شرم آتی ہے کہ خدا سے کوئی حاجت طلب کروں اور وُہ مقبول نہ ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا خدا جب بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کی دُعا کو محفوظ کرلیتا ہے تا کہ اس سے وُہ بندہ مناجات کرتا رہے اور مانگتا رہے۔ جب کسی بندہ کو دشمن رکھتا ہے اس کی دُعا کو جلد مستجاب کرلیتا ہے یا اُس کے دل میں مایوسی ڈال دیتا ہے تا کہ دُعا نہ

ترجمہ، بھلا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ ﴿۲۴﴾ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان نہ پہچان ﴿۲۵﴾ تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لائے ﴿۲۶﴾ (اور کھانے کے لئے) ان کے آگے رکھ دیا۔ کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۲۷﴾ اور دل میں ان سے خوف معلوم کیا۔ (انہوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجیئے۔ اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سنائی ﴿۲۸﴾ تو ابراہیمؑ کی بیوی چلاّتی آئی اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگی کہ (اے ہے ایک تو) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ ﴿۲۹﴾ (انہوں نے) کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کرے۔ پھر حضرتؑ نے اُس سے پُوچھا کہ وُہ کیا حاجت ہے۔ جو خدا سے کرتے رہے ہو؟ عابد نے کہا ایک روز میں اپنی نماز کی ہُوا تھا۔ اُس کے ساتھ نہایت عمدہ اور موٹے تازے گوسفند بھی تھے۔ جو کچھ میں نے دیکھا مجھے بُہت اچھا معلوم ہُوا۔ میں نے پُوچھا تم کون ہو؟ کہا میں ابراہیمؑ خلیل خدا کا فرزند اسمٰعیل ہوں۔ اس وقت میں نے دُعا کی اور خدا سے سوال کیا جگہ پر کام میں مشغول تھا ناگاہ ایک نہایت حسین طفل اُدھر سے گزرا جس کی پیشانی سے نُور ساطع تھا اور اُس کے کاکل پُشت پر لٹکے ہُوئے تھے۔ وُہ چند گائیں چرا رہا تھا جن پر گویا روغن ملا کہ وُہ طفل میرا فرزند ہے۔ عابد نے کہا "الحمد للہ رب العالمین" کہ اُس نے میری دُعا قبول فرمائی۔ پھر اُس شخص نے ابراہیمؑ کے دونوں طرف چہرے کو بوسہ دیا اور ہاتھ ان کی گرون میں ڈال کر کہا اب دُعا کیجئے تاکہ میں آمین کہوں۔ تو ابراہیمؑ نے اُس روز سے قیامت تک کے مومنین و مومنات کے لئے دُعا کی کہ خدا اُن کے گناہوں کو بخش دے اور اُن سے راضی ہو۔ اور عابد نے آپؑ کی دُعا پر آمین کہی۔ معصوم نے کہا کہ ابراہیمؑ کی پُوری دُعا ہمارے قیامت تک کے گنہگار شیعوں کے شامل حال ہے۔ بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ اس عابد کا نام ماریا تھا اور وُہ اوش کا فرزند تھا اُس کی عمر چھ سو ساٹھ سال کی تھی۔

منقول ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بُت پرستی سے منع کیا اور اُن پر اس بارے میں حجتیں اور دلیلیں تمام کیں اور کہا اے میری قوم والو جن کو تم خدا کا شریک کرتے ہو اُس سے میں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، یوں ہی فرمایا ہے۔ وہ بے شک صاحبِ حکمت (اور) خبردار ہے ﴿۳۰﴾ ابراہیمؑ نے کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟ ﴿۳۱﴾ انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ تاکہ ان پر کھنگر برسائیں ﴿۳۳﴾ جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیئے گئے ہیں ﴿۳۴﴾ تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا ﴿۳۵﴾ اور اس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا ﴿۳۶﴾ اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی ﴿۳۷﴾ سورۃ الذاریات

بیزار ہوں۔ میں نے تو اُس کی طرف رُخ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو نُور سے خلق کیا ہے اور میں اُس حال میں دین باطل سے کترا کر دین حق کی طرف رغبت کرنے والا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ آخر کار ایک دن آیا جو اُن لوگوں کا عید کا دن تھا۔ نمرود اور رعایا میں سے تمام لوگ عید گاہ چلے گئے لیکن ابراہیمؑ نے اُن کے ساتھ جانا پسند نہ کیا تو اُن لوگوں نے آپؑ کو بُتخانے کی نگرانی سُپرد کر دی۔ اُن لوگوں کے جانے کے بعد ابراہیمؑ نے کچھ کھانا لیا اور بُتخانے میں گئے۔ ایک ایک بُت کے پاس کھانا لے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کھالو اور بات کرو۔ جب کچھ جواب نہ ملتا تھا تو تیشہ اُٹھا کر اُس کا ہاتھ اور پیر توڑ ڈالتے تھے۔ اسی طرح ان تمام بتوں کے ساتھ کیا اور تیشہ کو سب سے بڑے بُت کی گردن میں لٹکا دیا جو صدر بُتخانہ میں نصب تھا اور یہ روز نوروز کا دن تھا۔ جب بادشاہ اور تمام امراو لشکری و رعایا عید گاہ سے واپس آئے اپنے بُتوں کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ جس نے بھی یہ حرکت ہمارے خداؤں کے ساتھ کی ہے اُس نے اپنے اُوپر ظلم کیا ہے اور وُہ قتل کیا جائے گا۔ لوگوں نے کہا کہ وہی آزر کا فرزند ابراہیمؑ ہے جو ان خداؤں کو بُرا کہتا ہے۔ پھر حضرتؑ کو نمرود کے پاس لائے۔ نمرود نے آزر سے کہا کہ تو نے مُجھ سے خیانت کی اور اس لڑکے کو مجھ سے چھُپا رکھا۔ اُس نے کہا اے بادشاہ اُس کی ماں کی حرکت ہے۔ وُہ کہتی ہے کہ اس بارے میں میرے پاس جواب ہے۔ نمرود نے ابراہیمؑ کی والدہ کو طلب کیا اور پوُچھا کہ تُونے اس لڑکے کو کس سبب سے مجھ سے چھُپایا اس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ جو کچھ کیا دیکھ لے۔ آپؑ کی والدہ نے کہا، اے بادشاہ میں نے یہ فعل تیری رعایا کی مصلحت کے لئے کیا ہے جبکہ

ترجمہ، اور ابراہیمؑ کو (یاد کرو) جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ﴿۱۶﴾ تو تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ﴿۱۷﴾ اور اگر تم (میری) تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی ہیں۔ اور پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ﴿۱۸﴾ سورۃ العنکبوت

میں نے دیکھا کہ تُونے اپنی رعایا کی اولاد کو مارنے کا حکم دیا اور اُن کی نسل کو برباد کر رہا ہے تو میں نے سوچا کہ اگر میرا یہ فرزند وہی لڑکا ہو گا جس کی خبر بذریعہ نجوم معلوم کی گئی ہے تو میں بادشاہ کو دے دوں گی کہ اس کو مار ڈالے اور لوگوں کے بچّوں کے قتل سے باز آجائے، اور اگر یہ وہی لڑکا نہیں ہے تو میرا فرزند زندہ و سلامت بچ جائے گا۔ اب اس پر تجھے اختیار ہے جو چاہے کر اور لوگوں کے قتل سے باز آ۔ نمرود نے یہ جواب پسند کیا اور ان کی رائے مناسب سمجھی۔ پھر ابراہیمؑ سے پُوچھا کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا یہ حرکت ان کے بڑے بُت کی ہے پُوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہے۔ یہ سُنکر نمرود نے ابراہیمؑ کے بارے میں اپنی قوم سے مشورہ کیا۔ سب نے کہا کہ اس کو جلا کر اپنے خداؤں کی مدّد کرو، اس فیصلے کی وجہ یہ تھی کہ نمرود اور اُس کے تمام ساتھی حرام زادے تھے جو پیغمبر کے مار ڈالنے پر بہت جلد راضی ہو گئے کیونکہ پیغمبر یا امام کے قتل پر سوائے زنازادوں کے کوئی راضی نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس فرعون اور اُس کے ساتھی حلال زادہ تھے جنہوں نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کے بارے میں یہ رائے دی کہ اُن کو چھوڑ دو، اور ساحروں کو جمع کرو اور مقابلہ کراؤ۔ الغرض ابراہیمؑ کو قید کر لیا اور اُن کے جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کیں۔ جس روز ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنا قرار پایا تھا وہ روز چہار شنبہ کا تھا اور اُس روز نمرود مع لشکر کے آیا، اس کے واسطے ایک بلند مقام تیار کیا گیا تھا جہاں سے وُہ ابراہیمؑ کو جلتے ہوئے دیکھتا۔ غرض ابراہیمؑ لائے گئے لیکن کسی کو جرات نہ ہُوئی کہ آگ کے قریب جا سکے

ترجمہ، اور ابراہیم نے کہا کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کے لئے (مگر) پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دوگے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہو گا ﴿۲۵﴾ پس اُن پر (ایک) لوط ایمان لائے اور (ابراہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲۶﴾ اور ہم نے اُن کو اسحٰق اور یعقوب بخشے اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (مقرر) کر دی اور ان کو دنیا میں بھی اُن کا صلہ عنایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے ﴿۲۷﴾ سورۃ العنکبوت

اور اُس میں اُن کو ڈالے کیونکہ آگ کی زیادتی اور حرارت کے سبب اس کے گرد ایک فرسخ تک طائر اُڑ نہیں سکتے تھے۔ اس وقت شیطان آیا اور ان کو منجنیق کی تعلیم دی تو ابراہیمؑ کو منجنیق میں بٹھایا گیا۔ آزر نے آکر آپؑ کے روئے مُبارک پر طمانچہ مارا اور کہا اپنے خیالات سے باز آ۔ حضرتؑ نے قبول نہ کیا۔ اس وقت آسمان و زمین سے فریاد بلند ہُوئی اور کائنات کی ہر شے نے ابراہیمؑ کی امداد کی خواہش کی۔ زمین نے کہا، پروردگارا مجھ پر سوائے ابراہیمؑ کے تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے، کیا تُو راضی ہے کہ لوگ اُسے جلادیں۔ فرشتوں نے کہا، پروردگارا تیرے خلیل ابراہیمؑ کو لوگ جلاتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اگر مجھ سے وُہ مدد طلب کریگا تو یقیناً قبول کروں گا۔ اور جب ابراہیمؑ کو منجنیق میں رکھا تو جبرئیلؑ غضبناک ہوئے اور کہا خداوندا تیرے خلیل ابراہیمؑ کے سوا زمین پر تیری عبادت کوئی کرنے والا نہیں جو تیری یکتائی کے ساتھ پرستش کرے۔ تُو نے اپنے اور اُن کے دُشمنوں کو اُن پر مسلّط کر دیا ہے تاکہ اُن کو آگ میں جلادیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ خاموش ہو، ایسی بات تیرے ایسا بندہ عجلت کر سکتا ہے جس کو خوف ہوتا ہے کہ مُعاملہ اُس کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔ وُہ میرا بندہ ہے میں جس وقت چاہوں گا اُس کو بچالوں گا۔ اگر وُہ مجھ سے دُعا کرے گا میں قبول کروں گا۔ یہ سُنکر جبرئیلؑ خوش ہوگئے اور ابراہیمؑ کے پاس آئے جب کہ وُہ منجنیق سے جُدا ہو چکے تھے اور ہوا میں تھے۔ جبرئیلؑ نے پُوچھا کہ اے ابراہیمؑ کوئی حاجت مجھ سے ہے؟ آپ نے فرمایا تم سے کوئی حاجت نہیں ہے، لیکن عالموں کے پروردگار سے میری

ترجمہ، اور ان کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنادو ﴿٦٩﴾ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو ﴿٧٠﴾ وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی پوجا پر قائم ہیں ﴿٧١﴾ ابراہیم نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز کو سنتے ہیں؟ ﴿٧٢﴾ یا تمہیں کچھ فائدے دے سکتے یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ ﴿٧٣﴾ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے ﴿٧٤﴾ ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو ﴿٧٥﴾ تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی ﴿٧٦﴾ وہ میرے دشمن ہیں۔ مگر خدائے رب العالمین (میرا دوست ہے) ﴿٧٧﴾ جس نے مجھے پیدا کیا ہے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

حاجت ضرور ہے۔ پس خدا نے جبرئیلؑ کے ذریعے ان پر وحی کی اور ایک انگوٹھی بھیجی جس پر چھ کلمے کی دُعا نقش تھی اور کہا کہ یہ انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو تاکہ آگ کو تم پر سرد اور باعث سلامتی کروں۔ پھر ابراہیمؑ نے اپنے پروردگار سے بصد اخلاص چہادہ معصومین کا واسطہ دے کر دعا کی، تو خدا نے آگ کو وحی کی کہ سرد ہو جا اس میں اس قدر ٹھنڈک پیدا ہوئی کہ سردی کی وجہ سے ابراہیمؑ کے دانت بجنے لگے یہاں تک کہ خدا نے فرمایا کہ "اور ابراہیمؑ کے لئے باعث سلامتی ہو" اور پھر آگ باعث سلامتی ہوگئی اور اُس میں اُن کو کُرسی اور ایسے نرم بستر پر متمکن فرمایا کہ اُس کی مثل نمرود نے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی دُنیا میں کسی بادشاہ کو میسّر ہُوا تھا۔ وہاں جبرئیلؑ آئے اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو میں مشغول ہُوئے، اُن کے چاروں طرف درختان سبز خوش منظر، درخت نرگس، پھول، شگوفے اور گلِ لالہ پیدا ہوگئے جو چاروں فصلوں میں نہیں میسّر آتے۔ جب نمرود ملعون نے یہ عجیب کیفیت کا مشاہدہ کیا کہ ابراہیمؑ ایک سبز باغ میں بیٹھے ہوئے ایک مرد پیر سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اُس نے آزر سے کہا کہ کس قدر گرامی ہے تیرا فرزند اپنے پروردگار کے نزدیک۔ اور جب ابراہیمؑ کو زندہ سلامت باہر آتے دیکھا اور آپؑ پر آگ کو سرد اور سلامتی کا سبب بنتے دیکھا تو پُوچھا کہ اے ابراہیمؑ تمہارا پروردگار کون ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار وُہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مردہ کرتا ہے۔ نمرود نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے پُوچھا یہ تُو کیونکر کر سکتا ہے؟ نمرود ملعون نے دو آدمیوں کو زندان سے بُلوایا جو واجب القتل تھے۔

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے ﴿۷۸﴾ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ﴿۷۹﴾ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے ﴿۸۰﴾ اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا ﴿۸۱﴾ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا ﴿۸۲﴾ اے پروردگار مجھے علم ودانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر ﴿۸۳﴾ اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر ﴿۸۴﴾ اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر ﴿۸۵﴾ اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے ﴿۸۶﴾ اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو ﴿۸۷﴾ سورۃ الشعراء

اس نے ایک کو قتل کیااور دُوسرے کو چھوڑ دیا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اگر تُو سچّا ہے تو جس کو قتل کیا ہے اُسے زندہ کر یا پھر میرا پروردگار تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تُو اُسے مغرب سے نکال کر دیکھا۔ وُہ کافر مبہوت اور عاجز ہو کر کہنے لگا کہ اگر کوئی شخص خدا اختیار کرے تو ابراہیمؑ کے خدا کے ایسا خدا اختیار کرے۔ پھر ابراہیمؑ نے نمرود کو دین حق کی دعوت دی۔ اس وقت نمرود کے ایک بہت بڑے رفیق نے کہا کہ میں نے آگ کو قسم دیدی تھی کہ ابراہیمؑ کو نہ جلادے۔ اسی وقت ایک گرز آتشیں آگ میں سے اُس بدبخت کی طرف آیا اور اُس کو جلاڈالا۔ نمرود ایمان نہ لایا اور اس شقی نے کہا کہ میں تمہارے خدا سے جنگ کروں گا، تو ایک دن مقرر کیا اور بے شمار لشکر لے کر میدان میں آیا۔ ابراہیمؑ تنہا اس کے مقابلہ میں کھڑے ہُوئے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے اتنے مچھروں کو بھیجا جن سے فضا تاریک ہو گئی اور وُہ لشکر والوں پر حملہ آور ہُوئے اور ان کے سر اور ناک میں لپٹ گئے یہاںتک کہ سب کے سب بھاگ کھڑے ہُوئے۔ نمرود بھی خجل اور منفعل واپس آیا لیکن پھر بھی ایمان نہ لایا۔ تو خدا نے ایک کمزور مچھّر کو حکم دیا کہ اُس کے دماغ میں گھُس جائے۔ وُہ اس کے دماغ میں جاکر اس کا مغز کھانے لگا۔ وُہ اس قدر بے چین ہُوا کہ چند آدمیوں کو مقرر کیا کہ گرزہائے گراں سے اُس کے سر پر ماریں کہ شاید اس سے اس کے اضطراب میں تسکین ہو۔ اسی حالت میں چالیس سال گزرے اور وہ ایمان نہ لایا اور بالآخر جہنّم واصل ہوا۔ اور خدا نے سرکش پشہ سے نمرود کو ذلیل کیا جس نے کہ خدا سے سرکشی کی تھی اور اس کی پروردگاری سے انکار کیا تھا۔ اس نے اُس پر سب سے کمزور مخلوق کو مسلّط کیا تاکہ اُسے اپنی قدرت

ترجمہ، اور خدا (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین کی (کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔ (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اُسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے تو جہاد کرو) تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں۔ اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا کے دین کی (رسی کو) پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے۔ اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے ﴿۷۸﴾ سورۃ الحج

وعظمت دکھلادے۔ پس اُس نے اس پشہ کی ناک میں داخل ہو کر اُس کو مار ڈالا۔ روایت ہے کہ جب یوسف ؑ نمرود کے پاس گئے اُس نے کہا ابراہیم ؑ تمہارا کیا حال ہے۔ فرمایا میں ابراہیم ؑ نہیں ہوں بلکہ یوسف ؑ پسر یعقوب ؑ پسر اسحٰق ؑ پسر ابراہیم ؑ ہُوں۔ وُہ وُہی نمرود تھا جس نے ابراہیم ؑ سے اُن کے پروردگار کے بارے میں تکرار کی تھی۔ وُہ چار سو سال جوان رہا۔ حضرت یوسف ؑ کے پاس وہی پیراہن تھا جو کہ جبرئیل ؑ حضرت ابراہیم ؑ کے لئے بہشت سے لائے تھے اور جب یوسف ؑ حضرت یعقوب ؑ سے دور ہو گئے تھے تو یعقوب ؑ نے اُس کو بُو سُو نگھی اور فرمایا کہ مجھ یوسف ؑ کی بُو آ رہی ہے۔

حضرت ابراہیم ؑ کے سلسلے میں کئی روایتیں ملتی ہیں جن کو ایک جگہ کر کے بیان کر رہا ہوں، روایت کے مطابق ابراہیم ؑ کے لئے جو آگ لگائی گئی تھی تو چھپکلی آگ کو پھُونکتی تھی اور مینڈک اُس پر پانی لا کر ڈالتا تھا تاکہ اُسے بُجھا دے اور جب خدا نے آگ پر وحی کی کہ سرد ہو جا، تین روز تک دُنیا کی تمام آگ میں گرمی باقی نہ رہی تھی۔ اسی طرح روایت ہے کہ چار لوگ تمام رُوئے زمین کے بادشاہ ہُوئے۔ دو مومن جو کہ حضرت سلیمان ؑ بن داؤد اور ذوالقرنین ؑ، اور دو کافر بُخت نصّر اور نمرود۔ روئے زمین پر باہم مصافحہ کیا وہ ذوالقرنین اور ابراہیم ؑ تھے۔ ابراہیم ؑ نے ان سے رُوبرُو ملاقات کی اور مصافحہ کیا۔ ایک اور روایت کے مطابق جہنّم میں ایک وادی ہے۔ جس کو سقر کہتے ہیں اور جس روز سے خدا نے اس کو پیدا کیا ہے اُس نے سانس نہیں لیا ہے۔ اگر خدا اس کو اجازت دیدے کہ سُوئی کے سُوراخ کے برابر سانس لے تو یقیناً رُوئے زمین پر جو کچھ ہے سب کو جلادے۔ اس وادی کی گرمی، بدبُو اور نجاست وعذاب سے جو حق تعالیٰ نے اس میں رہنے والوں کے لئے مہیا کیا ہے اہل جہنّم بھی پناہ مانگتے ہیں۔ اس میں ایک پہاڑ ہے جس کی حرارت و گندگی و نجاست سے جو خدا نے اس میں رہنے والوں کے لئے پیدا کیا ہے اس وادی والے پناہ مانگتے ہیں۔

ترجمہ، خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا (۳۳) سورۃ آل عمران

اس پہاڑ میں ایک درّہ ہے جس کی حرارت و نجاست و گندگی سے جو خدا نے اس میں رہنے والوں کے لئے تیار کیا ہے پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں۔ اس درّہ میں ایک کنواں ہے کہ درّہ والے اس کی گرمی و بدبُو اور عذابوں سے جو خدا نے اُس میں رہنے والوں کے لئے پیدا کیا ہے پناہ مانگتے ہیں۔ اس کنویں میں ایک سانپ ہے کہ تمام کنویں والے اس سانپ کی خباثت زہر وغیرہ سے جو خدا نے اس میں پیدا کیا ہے پناہ مانگتے ہیں۔ اس سانپ کے شکم میں سات صندوق ہیں جس میں گذشتہ اُمتوں میں سے پانچ اشخاص ہوں گے۔ قابیل جس نے ہابیلؑ کو قتل کیا۔ نمرود جس نے ابراہیمؑ کے ساتھ خدا کے بارے میں تکرار کی کہ میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ فرعون جس نے کہا کہ میں تمہارا بڑا خدا ہوں۔ یہود، جس نے یہودیوں کو گمراہ کیا اور پولس جس نے نصاریٰ کو گمراہ کیا، اور دو اشخاص اس اُمّت کے ہوں گے۔ صندوق کے مطابق ایک اور روایت منقول ہے کہ جب نمرود نے چاہا کہ آسمان کا حال دریافت کرے تو چار کرگھس گرفتار کر کے اُن کی تربیّت کی اور ان کو چند روز بھوکا رکھا۔ پھر لکڑی کا ایک صندوق بنایا اور اس میں ایک شخص کو بٹھایا۔ پھر اُس صندوق کے پایہ سے کرگسوں کو باندھ دیا اور صندوق کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس میں گوشت لٹکایا تو وُہ بھوکے کرگھس گوشت کھانے کی کوشش میں اُڑے اور تابوت کو مع اُس مرد کے آسمان کی جانب دیکھا پہاڑ مثل مورچہ کے معلوم ہونے لگے اور اس قدر بُلند کیا کہ دیکھا تو وُہ اتنا ہی بُلند نظر آیا۔ پھر ایک زمانہ کے بعد زمین کی جانب نگاہ کی تو پانی کے سوا کچھ نہ معلوم ہُوا اور جب آسمان کو دیکھا وُہ اتنا ہی بلند تھا جیسا کہ پہلے دکھائی دیتا تھا۔ پھر ایک مدّت تک اُوپر چلے گئے۔ پھر جب زمین کو دیکھا کچھ نہ دکھائی دیا۔ آسمان کو دیکھا تو وُہ اُتنا ہی بُلند تھا۔ آخر تاریکی میں پڑ گیا کہ نہ آسمان دکھائی دیتا تھا نہ زمین۔ اُس کو خوف ہُوا اور گوشت کو تابوت کے نیچے لٹکا دیا۔ کرگسوں نے سر نیچے کیا

ترجمہ، مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو ﴿۱۶﴾ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے ﴿۱۷﴾ یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے ﴿۱۸﴾ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾

سورۃ الأعلیٰ

اور زمین پر آئے۔ ابراہیمؑ کی ابتدا یہ تھی کہ خواب میں اُن کو حکم دیا گیا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو۔ ابراہیمؑ نے اس حکم کو پُورا کیا اور اس پر آمادہ ہوئے اور خدا کا حکم بخوشی منظور کیا۔ اس وقت حق تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ میں نے تم کو لوگوں کا امام بنایا۔ پھر اُن پر سُنّہتائے حنیفہ کو نازل کیا جو دس چیزیں ہیں پانچ سر سے متعلّق ہیں اور پانچ جسم سے۔ پانچ جو سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ شارب لینا، داڑھی رکھنا، سر کے بال ترشوانا، مسواک و خلال کرنا۔ جسم سے متعلق پانچ امور یہ ہیں۔ موئے زیر ناف بنانا، ختنہ کرنا، ناخن کٹوانا، غسل جنابت کرنا، پانی سے استنجا کرنا، یہ ہیں حنیفہ طاہرہ جو ابراہیمؑ لائے اور یہ قیامت تک منسوخ نہ ہوں گے اور یہ ہیں قول خدا کے معنی کہ ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرو۔ کیونکہ ان کا باطل سے حق کی جانب مائل (ہونے کا صحیح راستہ) ہے۔ ابراہیمؑ پہلے شخص تھے جنھوں نے مہمانوں کی مہمانی کی اور ختنہ کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا ورا پنے مال سے خمس نکالا اور نعلین پہنی اور جنگ عمالقہ کے لئے مسجد سہلہ سے یمن کی جانب گئے۔ ختنہ کے بارے میں ایک گروہ کا کہنا ہے کہ آپؑ نے تیشہ سے ایک تالات پر اپنا ختنہ کیا۔ جب کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ وہ لوگ کہتے ہیں، وہ آپؑ پر جُھوٹ باندھتے ہیں کیونکہ انبیاءؑ کی ناف اور غلاف ختنہ ولادت کے ساتویں روز خود ہی گر جاتے تھے، لیکن جب سارہؑ سے اسحٰقؑ پیدا ہُوئے تو ساتویں روز ناف تو گر گئی لیکن غلاف ختنہ نہیں گر را، تو حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو وحی کی کہ اسحٰقؑ کا ختنہ کرو، (اس واقعہ کی تفسیر اسمٰعیلؑ کے واقعات میں ملے گی)۔ ایک روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو وحی کی کہ زمین کو تمہارا استر دیکھنے سے شرم آتی ہے اور اُس نے مجھ سے شکایت کی ہے لہٰذا اپنے ستر اور زمین کے درمیان ایک حجاب قرار دو۔ پس حضرتؑ نے اپنے لئے ایک زیر جامہ تیار کیا جو آپ کے زانوؤں تک تھا۔ یہ بھی منقول ہے کہ ابراہیمؑ کا گذر انقیا میں ہُوا جو نجف اشرف کے پہلو میں واقع ہے۔ اُس شہر میں ہر شب زلزلہ آتا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے رات بھر وہاں

ترجمہ، کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۶۱﴾ سورۃ الأنعام

قیام کیا تو زلزلہ نہ آیا۔ اس شہر کے رہنے والوں کو تعجّب ہُوا اور کہا کیا سبب ہے کہ ہمارے شہر میں زلزلہ نہیں آیا لوگوں نے کہا کل رات ایک مرد پیر ہمارے شہر میں وارد ہُوا ہے اس کا ایک لڑکا اس کے ساتھ ہے۔ یہ معلوم کر کے لوگ حضرتؑ کے پاس آئے اور کہا کہ ہر شب ہمارے شہر میں زلزلہ آتا تھا اس رات جب کہ آپؑ ہمارے شہر میں وارد ہُوئے زلزلہ نہیں آیا۔ آج رات بھی قیام فرمایئے تاکہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں۔ جب دوسری رات پھر زلزلہ نہیں آیا تو اس شہر کے لوگ حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ آپؑ ہمارے شہر میں قیام رکھیئے آپؑ جو چاہیں ہم سے خدمت لیں ہم حاضر ہیں۔ فرمایا میں اس شہر میں تو نہ رہوں گا لیکن اس صحرائے نجف کو جو کہ تمہارے شہر کے پیچھے ہے میرے ہاتھ فروخت کر دو پھر تمہارے شہر میں زلزلہ نہ آئے گا۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے یوں ہی بخشا۔ حضرتؑ نے فرمایا میں تو قیمت دے کر لوں گا۔ اُن لوگوں نے کہا جو چاہے دے دیجئے۔ پس ابراہیمؑ نے سات گوسفند اور چار دراز گوش کے عوض اس زمین کو اُن سے خرید فرمایا اس سبب سے اس زمین کو انقیا کہتے تھے کیونکہ زبان نبطی میں انقیا کے معنی گوسفند کے ہیں۔ آپؑ کے فرزند نے کہا اے خلیل الرحمٰن آپؑ اس زمین کو کیا کیجئے گا جس میں نہ زراعت کی جا سکتی ہے اور نہ حیوانات چرائے جا سکتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا خاموش رہو، کیونکہ خداوند عالمیان ستّر ہزار پیغمبروں کو اس صحرا سے محشور کرے گا۔ بے حساب بہشت میں داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کثیر جماعت کی شفاعت کرے گا۔

منقول ہے کہ مصحف ابراہیمؑ ماہ مبارک رمضان کی پہلی شب میں نازل ہُوا جو کہ بیس صحیفے تھے اور ان صحیفوں میں تمام مثالیں اور حکمتیں تھیں۔ اور ان صحیفوں میں یہ نصیحتیں بھی تھیں جو کہ ظالم بادشاہوں کے لئے تھیں۔ یعنی اے مغرور بادشاہ تجھ کو میں نے اس لئے

ترجمہ، اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں تھیں) جنہوں نے (اللہ کے ہر امر کو) بتمام و کمال پورا کیا ﴿۳۷﴾ سورۃ النّجم

نہیں بھیجا ہے کہ تُو مال دنیا کو جمع کرے بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ مظلوموں کی دُعا مجھ سے ردّ کرے، اور میں اُن کی دُعا کو رو نہیں کرتا اگرچہ وہ کوئی کافر کیوں نہ ہو۔ اور عاقل پر یہ لازم ہے کہ جب تک کوئی عذر نہ ہو اپنے لئے چار ساعتیں مقرر کرے ایک وُہ جس میں وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرے ایک ساعت وُہ جس میں وہ اپنے نفس کا حساب کرے جو کچھ اُس نے نیکی یا بدی کی ہے اور ایک ساعت وہ ہے جس میں وُہ خدا کی اُن تمام نعمتوں پر غور کرے جو کچھ اس نے عطا کی ہیں اور ایک ساعت وُہ ہے جس میں وُہ حلال طریقہ پر حظّ نفس کے لئے خلوت کرے۔ یقیناً یہ ساعت اس کے لئے دُوسری ساعتوں سے زیادہ محبُوب ہے اس میں دلوں کے لئے زیادہ راحت و آرام ہے۔ عاقل پر لازم ہے کہ وُہ اپنے زمانہ اور اہل زمانہ پر نظر رکھے اور ہمیشہ اپنے حال کی اصلاح کا خیال رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اُن باتوں سے جو نہ کہنا چاہیے۔ جو شخص اپنے عمل سے اپنے قول کا حساب کرتا ہے اُس کا بولنا کم ہو جاتا ہے۔ سوائے اس وقت کے جب کہ اُس کا نفع ہوتا ہے۔ عقلمند کو چاہیے کہ تین باتوں کا ہمیشہ طالب رہے۔ اپنی دُنیاوی معاش کی اصلاح اپنی آخرت کے توشہ کی تحصیل اور اُس چیز سے لذّت حاصل کرنا جو حرام نہ ہو۔ ان صحیفوں میں وہ بھی موجود تھا جو قرآن میں آیا، جیسا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن میں فرمایا۔ "جس نے زکوۃ دی وُہ رُستگار ہوا یا اپنے نفس کو کفر و معصیّت سے پاک کیا۔ اور اپنے پروردگار کو یاد کیا پھر نماز ادا کی بلکہ تم تو دُنیاوی زندگی ہی کو بہتر سمجھتے ہو حالانکہ آخرت بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ اگلے صحیفائے ابراہیمؑ و موسٰیؑ موجود ہے"۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابراہیمؑ کے کلمات کی کئی وجہیں ہیں جن میں اوّل (۱) یہ کہ خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو ملکوت

ترجمہ، کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسٰی اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں ﴿۸۴﴾ سورۃ آل عمران

آسمان وزمین دکھائے کہ وُہ صاحبان یقین میں سے ہو جائیں۔ دوم (۲) ،اپنے خالق کو قدیم جاننا
اوراس کو یکتا سمجھنااور مخلوقات کی مشابہت سے منزّہ جاننا۔ جس وقت کہ آپؑ نے ستارہ وماہتاب و
آفتاب کو دیکھااور اُن میں سے ہر ایک کے غروب ہو جانے پر استدلال کیا۔ سوم (۳)، ان کی
شجاعت بُتوں کے توڑنے میں ظاہر ہوئی اور ایک تن تنہا کا اتنے ہزار فرماتاہے کہ ابراہیمؑ بردبار اور
خوف خدا سے بہت آہ وزاری کرنے والے یادُعا کرنے والے یااُس کی طرف بہت رجوع کرنے
والے تھے۔ پانچویں (۵)، سخاوت وجوانمردی ہے جیساکہ خدانے اُن کے مہمانوں کے قصّہ میں
ذکرکیاہے۔ چھٹے (٦)، خداکے لئے اپنے اہل بیت سے علیٰحدگی ودُوری اختیار کرنا، جیساکہ خدانے
فرمایاکہ ابراہیمؑ نے آزراور اپنی قوم سے کہاکہ میں تم سے اور اُن سے جن کو خداکے سواتم پُوجتے
ہو علیٰحدگی اور دُوری اختیار کرتا ہوں۔ میں تو اپنے پروردگار کو پُکارتا ہوں اور اسی کی عبادت
کرتاہوں۔ ساتویں (۷)، نیکی کا حکم اور بدی کی ممانعت کرناجیساکہ خدافرماتاہے کہ ابراہیمؑ نے
آزرسے کہاکہ اے میرے باپ کیوں تم ایسی چیز کوپُوجتے ہو جونہ بولتی ہے نہ سُنتی ہےاور نہ تم کو
کوئی فائدہ پہنچاتی ہے۔بہ تحقیق کہ میرے پاس وُہ علم آچکاہے جو تمہارے پاس نہیں آیاہے۔
آٹھویں (۸)، بدی کو نیکی کے ذریعہ سے روک دینا۔ جس وقت آزرنے اُن سے کہااے ابراہیمؑ
کیاتم خداؤں کونہیں مانتے۔ اگرتم اس خیال کو ترک نہ کروگے توتم کوسنگسار کروں گا۔ایک

ترجمہ، یاجو خدانے لوگوں کواپنے فضل سے دے رکھاہے اس کا حسد کرتے ہیں توہم نے خاندان ابراہیمؑ کوکتاب اور دانائی عطافرمائی تھی اور سلطنت عظیم بھی بخشی تھی ﴿۵٤﴾ پھر لوگوں میں سے کسی نے تواس کتاب کومانااور کوئی اس سے رکا(اور ہٹا) رہاتونہ ماننے والوں (کے جلانے) کودوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے ﴿۵۵﴾ جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفرکیاان کوہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے جب ان کی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی توہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کامزہ چکھتے) رہیں بے شک خداغالب حکمت والاہے ﴿۵٦﴾ اور جوایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کوہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاک بیبیاں ہیں اور ان کوہم گھنے سائے میں داخل کریں گے ﴿۵۷﴾

مُدّت کے لئے میرے پاس سے دُور ہو جاؤ۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں جلد تمہارے لئے اپنے خدا سے آمرزش کی دُعا کروں گا کیونکہ وُہ مجھ سے زیادہ مہربان اور کریم ہے۔ نویں (۹)، تُوکل جیسا کہ فرمایا اے قوم تم جن کی پرستش کرتے ہو اور تمہارے گزشتہ بزرگ جن کو پُوجتے تھے سب کے سب ہمارے دُشمن ہیں سوائے عالمین کے پروردگار کے جس نے مجھ کو خلق کیا ہے۔ وہی میری رہبری فرماتا ہے اور مجھے آب و غذا دیتا ہے۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وُہی شفا عطا فرماتا ہے۔ وہی یقیناً مجھے مرِدہ کرے گا اور پھر قیامت میں وُہی مجھ کو زندہ کرے گا۔ میری التجا ہے کہ وُہ اس روز میرے گناہوں کو بخش دے۔ دسویں (۱۰)، حکم اور صالحین کے ساتھ منُسوب ہونا۔ چنانچہ دُعا کی خداوندا مجھے حکم عطا فرما اور مجھ کو صالحوں میں شامل کر اور وُہ صالحین رسولؐ خدا اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اور کہا میرے لئے بعد کے لوگوں میں لسان صدق (سچّی زبان) یعنی میرا ذکر خیر قائم فرما، جس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔ گیارھویں (۱۱)، جان کے بارے میں امتحان دینا جیسے کہ ان کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں ڈالا گیا۔ بارھویں (۱۲)، فرزند کے بارے میں امتحان دینا جس وقت کہ خدا نے ان کو حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کا حکم دیا۔ تیرھویں (۱۳)، زوجہ کے بارے میں امتحان دینا کہ جس وقت خدا نے اُنکی حُرمت کو غزارہ قبطی سے بچایا۔ چودھویں (۱۴)، حضرت سارہ کی کج خلقی پر صبر کرنا۔ پندرھویں (۱۵)، اپنی ذات کو خدا کی اطاعت میں وقف کر دینا جیسا کہ آپ نے

ترجمہ، اسی نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے ﴿۱۳﴾ اور یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں)۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہے کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں ﴿۱۴﴾ سورۃ الشوریٰ

دُعا کی کہ خداوندا مجھ کو رُسوا نہ کرنا جس روز کہ لوگ مبعوث ہوں۔ سو ھویں (۱۶)، عیوب سے پاک ہونا۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے اور نہ ہی نصرادی، بلکہ باطل دینوں سے متنفّر تھے اور مسلمان اور حق کے مطیع تھے اور مشرک نہ تھے۔ ستر ھویں (۱۷)، تمام عبادتوں کے شرطوں کو جمع کرنا جس مقام پر کہا ہے کہ "یقیناً میری نماز، میری قربانی، میراج یا میری عبادت اور زندگی اور موت اُس خدا کے لئے خاص ہے جو عالم کا پروردگار ہے۔ اُس پر مامور کیا گیا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔" پس جب یہ کہہ دیا کہ زندگی اور موت، تو تمام عبادتوں کو اُس میں داخل کر دیا۔ اٹھار ھویں (۱۸)، مرِدوں کے زندہ کرنے میں اُن کی دُعا کا مستجاب ہونا۔ اُنیسویں (۱۹)، خدا کا اُن کے لئے گواہی دینا کہ وُہ صالحین میں سے ہیں جس جگہ فرمایا ہے کہ بتحقیق میں نے ابراہیمؑ کو دُنیا میں برگزیدہ کیا اور وُہ آخرت میں یقیناً صالحین میں سے ہیں۔ (صالحین) یعنی رسُولؐ خدا اور آئمہ ھدٰی علیہم السّلام۔ بیسویں (۲۰)، پیغمبروں کا اُن کے بعد کی اقتدا کرنا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ (اے محمدؐ) میں نے تم کو وحی کی کہ ملتا ابراہیمؑ کی متابعت کرو، اور پھر فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین سچّا ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی خالہ کی بیٹی سارہؑ کو تزوتج کیا اور اپنے نکاح میں لائے۔ سارہ فارغ البال تھیں۔ ابراہیمؑ سارہؑ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور ان کے حق کی رعایت کرتے تھے

ترجمہ، اے اہلِ کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں (اور وہ پہلے ہو چکے ہیں) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ﴿۶۵﴾ دیکھو ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۶۶﴾ ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرماں بردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے ﴿۶۷﴾ ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور پیغمبر (آخرالزمان) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے ﴿۶۸﴾ سورۃ آل عمران

کیونکہ وُہ پیغمبروں کی اُولاد سے تھیں۔ سارہؑ کے پاس بہت زمینیں اور مویشی تھے جو آپؑ نے تمام اموال ابراہیمؑ کو بخش دیئے۔ ابراہیمؑ نے کوشش کر کے تمام چیزوں کی اصلاح کی۔ مویشیوں اور زراعت میں ترقی ہُوئی اس حد تک کہ کوثاریا میں کسی کا حال اُن سے بہتر نہ تھا۔ جب ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے اور صحیح و سلامت اس میں سے واپس آ گئے اور نمرود کو معلوم ہُوا تو اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو اس شہر سے نکال دیں اور اُن کے تمام مویشی اور سامان، مال و دولت سب ضبط کر لی جائے۔ ابراہیمؑ نے اُن پر حجّت قائم کی کہ اگر ہمارے مویشی اور مال لئے لیتے ہو تو میری وُہ عُمر مجھ کو واپس دو جسے میں نے ان کے حاصل کرنے میں صرف کیا ہے۔ یہ معاملہ آخر کار قاضی کے پاس پیش کیا گیا۔ قاضی نے فیصلہ کیا کہ ابراہیمؑ نے جو کچھ ان کے ملک میں حاصل کیا ہے ان سے لے لیا جائے اور ان کے ملک میں جوان کی عُمر صرف ہوئی ہے اُن کو واپس دے دی جائے۔ جب یہ فیصلہ نمرود سے بیان کیا گیا تو اُس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے مال واسباب ان کو دے کر ان کو اس شہر سے نکال دو کیوں کہ اگر وُہ تمہارے شہر میں رہیں گے تو تمہارے دین کو فاسد کر دیں گے اور تمہارے خداؤں کو ضرر پہنچائیں گے۔ غرض ابراہیمؑ اور لوطؑ کو اپنے ملک سے شام کی جانب نکال دیا۔ ابراہیمؑ، لوطؑ اور سارہؑ کر لے کر چلے گئے اور کہا میں اپنے پروردگار کی طرف یعنی بیت المقدس جا رہا ہوں وُہ عنقریب میری راہبری کرے گا۔ پھر ابراہیمؑ نے ایک صندوق بنا کر اس میں سارہؑ کو بٹھایا اور اپنے تمام مال اور مویشی کو لے کر روانہ ہُوئے۔ نمرود کے ملک سے نکل کر ایک قبطی کے

ترجمہ، تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم خدائے واحد اور ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر آنا ہے ﴿٤﴾ سورة الممتحنة

ملک میں داخل ہُوئے جس کو عرارہ کہتے تھے۔ چنگی لینے والوں نے روکا اور اُن میں سے ایک شخص نے آکر ابراہیمؑ کے اموال کا محصول لینا شروع کیا۔ جب نوبت صندوق کی آئی اس نے کہا اس صندوق کو کھولو تاکہ اس میں جو کچھ ہے اس کا محصول بھی لیا جائے ابراہیمؑ نے فرمایا اس صندوق کے اندر طلا و نقرہ ہے جو کچھ چاہو سمجھ کر حساب کرلو اور اس کا محصول لے لو لیکن صندوق کو نہ کھولو۔ اُس نے کہا جب تک صندوق نہ کھولا جائے گا۔ اُس کا حساب نہیں ہو سکتا۔ آخر اُس نے بہ جبر صندوق کھولا، اس میں ایک نہایت حسین و جمیل عورت یعنی سارہؑ نظر آئیں۔ پُوچھا کہ یہ عورت تم سے کیا رشتہ رکھتی ہے؟ فرمایا کہ یہ میری حرمت اور میری خالہ کی دختر ہے۔ اُس نے کہا کیوں اس کو صندوق میں بند کر رکھا ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا اس کی غیرت کے لئے تاکہ کوئی اس کو نہ دیکھ سکے۔ اس نے کہا جب تک میں یہ حال بادشاہ سے نہ بیان کرلوں تم کو نہ جانے دوں گا۔ پھر بادشاہ کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے حقیقت حال عرض کی۔ بادشاہ نے چند لوگوں کو

ترجمہ، اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے ﴿۴۱﴾ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں ﴿۴۲﴾ ابّا مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا ہے تو میرے ساتھ ہو جیئے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دوں گا ﴿۴۳﴾ ابّا شیطان کی پرستش نہ کیجیئے۔ بے شک شیطان خدا کا نافرمان ہے ﴿۴۴﴾ ابّا مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو خدا کا عذاب آپکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں ﴿۴۵﴾ اس نے کہا ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے؟ اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جا ﴿۴۶﴾ ابراہیم نے سلام علیک کہا (اور کہا کہ) میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا۔ بے شک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے ﴿۴۷﴾ اور میں آپ لوگوں سے اور جن کو آپ خدا کے سوا پکارا کرتے ہیں ان سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا۔ امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا ﴿۴۸﴾ اور جب ابراہیم ان لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے اُن سے الگ ہوگئے تو ہم نے ان کو اسحاق اور (اسحاق کو) یعقوب بخشے۔ اور سب کو پیغمبر بنایا ﴿۴۹﴾ اور ان کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں۔ اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا ﴿۵۰﴾ سورۃ مریم

بھیجا کہ صندوق اُٹھالائیں۔ ابراہیمؑ بھی ساتھ چلے اور فرمایا کہ صندوق سے جُدا نہ ہوں گا جب تک کہ میرے جسم میں جان باقی ہے۔ جب بادشاہ کو یہ اطلاع دی گئی اُس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو بھی تابُوت کے ساتھ حاضر کرو۔ چنانچہ ابراہیمؑ کو مع تابُوت اور اُن کے تمام سامان کے ساتھ بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تابُوت کو کھولو۔ آپؑ نے فرمایا اس میں میری خالہ کی دختر اور میری حرمت ہے۔ میں اپنا تمام مال اس کے عوض دینے کو تیار ہوں مگر اس صندوق کو نہ کھولو۔ بادشاہ نے بہ جبر صندوق کو کھولا۔ جب جناب سارہؑ کا حسن و جمال مشاہدہ کیا ضبط نہ کر سکا اور ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا۔ ابراہیمؑ نے اُس طرف سے مُنہ پھیر لیا اور کہا خداوندا میری خالہ کی دختر کی حرمت سے اس کے ہاتھ کو باز رکھ۔ بادشاہ کا ہاتھ خشک ہو گیا اور وُہ سارہؑ کی طرف نہ بڑھا سکا اور نہ اپنی طرف واپس لا سکا۔ بادشاہ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تمہارے خدا نے ایسا کیا؟ ابراہیمؑ نے فرمایا، ہاں! میرا خدا صاحب غیرت ہے اور حرام کو دشمن رکھتا ہے۔ چونکہ تُو نے حرام کا ارادہ کیا تھا اس لئے تیرے اور تیرے ارادہ کے درمیان مانع ہُوا۔ اُس نے کہا اپنے خدا سے کہو کہ میرا ہاتھ میری طرف واپس کر دے میں پھر متعرض نہ ہوں گا۔ ابراہیمؑ نے کہا خداوندا اس کا ہاتھ اُس کی طرف واپس کر دے تاکہ پھر میری حرمت سے متعرض نہ ہو۔ خدا نے اُس کا ہاتھ اُس کی طرف پھیر دیا۔ پھر جب سارہؑ کی جانب نظر کی ضبط نہ کر سکا اور ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا پھر ابراہیمؑ نے غیرت سے مُنہ پھیر لیا اور دُعا کی، اُس کا ہاتھ خشک ہو گیا اور جناب سارہؑ تک نہ پہنچ سکا۔ بادشاہ نے کہا تمہارا پروردگار بہت صاحب غیرت ہے اور تم بہت غیور ہو۔ اچھا اپنے خدا سے دُعا کرو کہ میرا ہاتھ میری طرف واپس کر دے۔ اگر تمہاری دُعا قبول کر لے گا۔ میں پھر ایسی

ترجمہ، اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا۔ بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿٦﴾ سورۃ یوسف

حرکت نہ کروں گا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا اس شرط سے دُعا کروں گا کہ اگر پھر تُو ایسا کرے تو مجھ سے دُعا کے لئے نہ کہنا۔ اس نے کہا اچھا۔ ابراہیمؑ نے دُعا کی کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتا ہے، تو اس کا ہاتھ واپس کردے اور اُس کا ہاتھ واپس ہوگیا۔ جب بادشاہ نے یہ حالات دیکھے اس کے دل میں حضرت ابراہیمؑ کا رُعب پیدا ہو گیا۔ اور اُس نے آنحضرتؑ کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ تم بے خوف رہو تمہاری حرمت یا تمہارے اموال سے اب تعرض کروں گا۔ جس جگہ مزاج چاہے جاؤ، لیکن تم سے میری ایک حاجت ہے۔ ابراہیمؑ نے پُوچھا وُہ کونسی حاجت ہے؟ کہا میرے پاس حسین و جمیل اور عاقل و دانا ایک کنیز ہے میں اُسے سارہؑ کی خدمت کے لئے دینا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے منظور فرمایا۔ اُس نے ہاجرہؑ مادر اسمٰعیلؑ کو سارہؑ کو عطا کیا اور ابراہیمؑ اپنے اہل و اموال کے ساتھ روانہ ہُوئے۔ بادشاہ بھی ان کی تعظیم و مہابت سے اُن کی شایعت کے لئے اُن کے پیچھے چلا۔ خدا نے ابراہیمؑ کو وحی کی کہ کھڑے ہو جاؤ اور اُس بادشاہ کے آگے جس پر قابو پا چکے ہو راستہ نہ چلو بلکہ اس کو آگے کرو اُس کے پیچھے چلو اور اس کی تعظیم کرو۔ کیونکہ وہ بادشاہی کے باوجود مغلوب اور ناچار ہے خواہ نیکوکار ہے یا بدکار۔ یہ سُن کر ابراہیمؑ کھڑے ہوگئے اور بادشاہ سے کہا کہ آگے چلو کیوں کہ میرے خدا نے اس وقت مجھ پر وحی کی کہ تمہاری تعظیم کروں اور تم کو مقدم رکھوں اور تمہارے پیچھے چلوں تمہاری جلالت کے سبب سے۔ بادشاہ نے پُوچھا کیا واقعی تمہارے خدا نے ایسی وحی کی ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا "ہاں"۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا خدا صاحب رفق و مدار، بُردبار اور صاحب کرم ہے۔ تم نے اپنے دین کی طرف مجھے راغب کر لیا۔ پھر بادشاہ نے ابراہیمؑ کو رخصت کیا اور وہ روانہ ہُوئے۔ شہر شام میں پہنچ کر ٹھہرے اور لوطؑ کو اس کے مضافات

ترجمہ، یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا۔ (یعنی) اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے ﴿۵۸﴾ سورۃ مریم

ہی میں چھوڑ دیا۔ جب ایک مدّت گزر گئی اور کوئی فرزند نہ پیدا ہُوا تو سارہؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ آپ پیر ہو گئے ہیں کاش دُعا کرتے کہ خدا ایک فرزند عطا کرتا جس سے ہماری آنکھیں روشن ہوتیں۔ ابراہیمؑ نے دُعا کی جو مستجاب ہوئی۔ ابراہیمؑ نے سارہؑ سے کہا کہ اگر مناسب سمجھو تو ہاجرہؑ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو شاید خدا کوئی فرزند کرامت فرمائے جو کہ میرا قائم مقام ہو۔ غرض ابراہیمؑ نے ہاجرہؑ کو خرید فرمایا اور اُن سے اسمٰعیلؑ پیدا ہُوئے اور پھر پانچ سال کے بعد سارہؑ سے اسحٰقؑ پیدا ہوئے۔ ابراہیمؑ نے خدا سے دختران کے لئے بھی دُعا کی اور کہا جو ان کے مرنے کے بعد اُن پر گریہ کرے۔

معتبر حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضرت سارہؑ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اے ابراہیمؑ آپ ضعیف ہو گئے خدا سے سوال کیجئے کہ ایک فرزند عطا فرمائے جس سے ہماری آنکھیں روشن ہوں کیونکہ خدا نے آپؑ نے کو اپنا خلیل قرار دیا ہے اگر چاہے گا تو وُہ آپؑ کی دُعا مستجاب کریگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے خدا سے دُعا کی کہ اُن کو ایک فرزند دانا کرامت فرمائے خدا نے اُن پر وحی فرمائی کہ ہاں ایک عقلمند لڑکا عطا کروں گا اور اُس کے بارے میں تمہارا امتحان بھی لوں گا۔ ابراہیمؑ اس خوشخبری کے تین سال تک منتظر رہے۔ پھر خدا کی جانب سے وُہ موقع آیا۔ سارہؑ نے کہا کہ اے ابراہیمؑ آپؑ کی اجل قریب ہے۔ اگر دُعا کیجئے کہ خدا آپؑ کی اجل میں تاخیر کرے

ترجمہ، بیشک ابراہیم (علیہ السلام تنہا ذات میں) ایک اُمت تھے، اللہ کے بڑے فرمانبردار تھے، ہر باطل سے کنارہ کش (صرف اسی کی طرف یک سُو) تھے، اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۲۰﴾ اس (اللہ) کی نعمتوں پر شاکر تھے، اللہ نے انہیں چن (کر اپنی بارگاہ میں خاص برگزیدہ بنا) لیا اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرمادی ﴿۱۲۱﴾ اور ہم نے اسے دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرمائی، اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) صالحین میں سے ہوں گے ﴿۱۲۲﴾ پھر (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۲۳﴾ سُوْرَۃُ النَّحْلِ

اور عمر دراز کرے تاکہ آپ میرے ساتھ زندگی گزاریں تو زیادہ بہتر ہو۔ابراہیمؑ نے خدا سے سوال کیا جیسا کہ سارہؑ نے التماس تھی، حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ جس قدر چاہو تم کو زندگی عطا کر دوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے جناب سارہؑ کو خبر دی۔انہوں نے کہا خدا سے دُعا کیجئے کہ جب تک آپؑ خود موت کے طالب نہ ہوں آپؑ کو موت نہ آئے۔ ابراہیمؑ نے دُعا کی اور حق تعالیٰ نے مستجاب فرمایا۔جب ابراہیمؑ نے دُعاء کی مقبولیت کی خبر سارہؑ سے بیان کی، سارہؑ نے کہا شکر کیجئے خدا کا اور کھانا پکوائیے اور فقیروں اور اہل حاجت کو بلائیے کہ وُہ طعام کھائیں۔ ابراہیمؑ نے عام دعوت کی۔ جب لوگ حاضر ہُوئے، ان میں ایک کمزور نابینا بڑھا بھی تھا جس کے ساتھ رہبری کے لئے ایک شخص تھا۔ وُہ دستر خوان پر بیٹھا۔جب وُہ لقمہ اُٹھا کر مُنہ میں لے جانا چاہتا اُس کے ہاتھ کو لرزہ ہوتا اور لقمہ داہنے اور بائیں ہو جاتا تھا یہاں تک کہ ایک مرتبہ لقمہ اُس کی پیشانی پر جالگا۔اُس کے ساتھی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے مُنہ تک پہنچایا۔ پھر اُس نابینا نے دُوسرا لقمہ لیا۔اُس کا ہاتھ کانپا اور لقمہ اُس کی آنکھوں تک جا پہنچا۔ابراہیمؑ کی نگاہ اُسی کی جانب تھی۔آپؑ کو یہ حال دیکھ کر حیرت ہوئی اور اس کے قائد سے اس اختلال کا سبب دریافت کیا۔اُس نے کہا آپؑ اس مرد کا جو حال ملاحظہ کر رہے ہیں یہ کمزوری اور پیری کے سبب سے ہے۔ابراہیمؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ میں بھی اگر بہت بوڑھا ہو جاؤں گا تو اسی مرد کی طرح ہو جاؤں گا۔ پھر تو آپؑ نے خدا سے دُعا کی کہ خداوندا میری موت کا وہی وقت بہتر ہے جو میرے لئے پہلے تُو مقرر کر چکا تھا کیونکہ اس حال کو مشاہدہ کرنے کے بعد مجھے زیادہ عمر کی ضرورت نہیں ہے۔ منقول ہے کہ جناب ابراہیمؑ جب مناسک حج سے فارغ ہو کر شام کی جانب واپس گئے تو وہیں آپؑ کی رُوح مقدس عالم قدس کی جانب روانہ ہُوئی۔اس کا سبب یہ تھا کہ جب خدا نے چاہا کہ ابراہیمؑ کی رُوح قبض کرے تو ملکؑ

ترجمہ، اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کا سبب تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ ابراہیم بڑے نرم دل اور متحمل تھے ﴿١١٤﴾ سورۃالتوبۃ

الموت کو اُن کے پاس بھیجا، کہا "السلام علیک یا ابراہیم"، آپؑ نے فرمایا "وعلیک السلام یاملک الموت"۔ کیا تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے اختیار سے مجھے آخرت کو لے چلو یا موت کی خبر لائے ہو۔ یقیناً مامور ہُوئے ہو کہ میری رُوح قبض کرو۔ فرشتے نے کہا کہ میں آیا ہوں اور آپؑ کو آپ کی خواہش سے خدا کی ملاقات اور عالم قدس کی جانب دعوت دیتا ہوں۔ لہٰذا قبول کیجئے، ابراہیمؑ نے فرمایا کبھی تم نے دیکھا ہے کہ دوست اپنے دوست کو مار ڈالے۔ ملکؑ الموت واپس گئے اور اپنے موقف عرض پر کھڑے ہو کر کہا، خداوند تُو نے سُنا جو کچھ تیرے خلیل ابراہیمؑ نے کہا۔ حق تعالٰی نے ان کو وحی کی کہ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ اور کہو کہ کبھی تم نے دیکھا ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کی مُلاقات کو ناپسند کرے۔ دوست وُہ ہے جو اپنے دوست کی ملاقات کا آرزو مند ہو۔ یہ سُن کر ابراہیمؑ راضی ہُوئے اور دریافت کیا کہ کیا ہو سکتا ہے کہ تم اپنی وُہ صورت مجھے دکھا دو جس سے کہ تم مومن کی رُوح قبض کرتے ہو؟ کہا اچھا۔ میری جانب سے ذرا مُنہ پھیر لیجئے۔ حضرتؑ نے مُنہ پھیر لیا۔ پھر جب نظر کی تو دیکھا کہ ایک خوبصورت اور خوش لباس حسین جوان ہے جس کے بدن سے خوشبو آرہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر مومن تم کو بغیر حسن و جمال کے نہ دیکھے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ پھر کہا کیا ممکن ہے کہ تم مجھے اپنی وہ صورت دکھا دو جس سے تم فاجروں کی رُوح قبض کرتے ہو؟ ملکؑ الموت نے کہا کہ آپؑ دیکھ نہیں سکے گے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں دیکھ سکتا ہوں۔ فرشتے نے کہا بہتر ہے، میری جانب سے مُنہ پھیر لیجئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرتؑ نے نگاہ کی تو ایک مرد سیاہ کو سیاہ لباس میں دیکھا جس کے بال جسم پر کھڑے اور جسم سے

ترجمہ، (اور ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کو مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجیو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو ﴿۲۶﴾ اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہو (سوار ہو کر) چلے آئیں ﴿۲۷﴾ سورۃ الحج

بدبُو آرہی تھی۔اس کے مُنہ اور ناک سے آگ اور دُھوآں نکل رہا ہے۔پس ابراہیمؑ بے ہوش ہو گئے۔جب ہوش آیا ملکؑ الموت صورت اوّل میں نظر آئے۔فرمایا اے ملکؑ الموت اگر فاجر تم کو اسی صورت میں دیکھے تو اس کے عذاب کے لئے یہی کافی ہے۔غرضکہ موسمی بیماری ابراہیمؑ کی موت کا سبب بنی اور آپ شام کی سرزمین پر عالم بقا کی جانب رحلت فرمائی۔اسمٰعیلؑ کو اس کی اطلاع نہ تھی۔جب حج کا موسم آیا اسمٰعیلؑ اپنے پدر بزرگوار کے انتظام میں تھے۔تو جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اُن کو ابراہیمؑ کی رحلت کی اطلاع دی۔اور تعزیت کی اور کہا ابراہیمؑ خدا کے بندوں میں ایک بندہ تھے۔خدا نے اُن کو اپنے جوار رحمت میں بُلا لیا، انہوں نے قبول کیا۔پھر اُن کو خبر دی کہ تم بھی ایک روز اپنے باپ سے ملحق ہونے والے ہو۔آپؑ کے بعد اسمٰعیلؑ کی عمر مبارک ایکسو تیس سال ہُوئی اور حجر اسمٰعیلؑ میں اپنی ماں کے پاس دفن ہُوئے۔

ترجمہ، اور اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے حکم خدا کو قبول کیا اور وہ نیکوکار بھی ہے۔اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسوں (مسلمان) تھے اور خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا ﴿۱۲۵﴾ سورۃ النساء

ترجمہ، اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً جاری) رکھا تو بعض تو ان میں سے ہدایت پر ہیں۔اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں ﴿۲۶﴾ سورۃ الحدید

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally